



**خَيْرُكُمْ مَنْ تَعْلَمَ الْقُرْآنَ وَعَلِمَهُ**

تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور (دوسروں) کو سیکھایا  
(بخاری، 410/3، حدیث: 5027)

پورستہ مخارج سے قرآن پاک پڑھنے میں معاون قواعد تجوید پر مشتمل ایک مفید کتاب

# نصاب التجوید



(دُوَّاْتِ اِسْلَامِ)

(شعبہ درسی کتب)

دُرست مخارج سے قرآنِ پاک پڑھنے میں معاون  
قواعد تجوید پر مشتمل ایک مفید کتاب

# نصاب التجوید

مؤلف:

مولانا محمد ہاشم خان العطاری المدنی

پیغاش

مجلس : المدينة العلمية (شعبہ درسی کتب)

فیضان مدینہ محلہ سودا گران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

ایمیل: [ilmia@dawateislami.net](mailto:ilmia@dawateislami.net)

# جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نصاب التجوید : نام کتاب :

طبع اول: ربیع الاول ۱۴۲۶ھ اپریل ۲۰۰۵ء  
 طبع ثانی: شوال المکرر ۱۴۳۳ھ اگست ۲۰۱۲ء  
 پیشکش : **المدینہ العلمیہ**

ناشر : **مکتبۃ المدینہ**  
**مکتبۃ المدینہ کی مختلف شاخیں**

**مکتبۃ المدینہ**: شہید مسجد کہار در باب المدینہ کراچی۔ ہاتف: 3220331-021.

**مکتبۃ المدینہ**: لاہور، دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ لاہور۔ ہاتف: 37311679-042.

**مکتبۃ المدینہ**: سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ ہاتف: 2632625-041.

**مکتبۃ المدینہ**: چوک شہید ایاں، میرپور۔ ہاتف: 37212-058274.

**مکتبۃ المدینہ**: حیدر آباد: فیضان مدینہ آفندی ناؤن۔ ہاتف: 2620122-022.

**مکتبۃ المدینہ**: ملتان، نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہر گیٹ۔ ہاتف: 4511192-061.

**مکتبۃ المدینہ**: اوکاڑہ، کالج روڈ بال مقابل غوشہ مسجد، نزد تعمیل کنسل ہال۔ ہاتف: 2550767-044.

**مکتبۃ المدینہ**: راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمپنی چوک اقبال روڈ۔ ہاتف: 5553765-051.

**مکتبۃ المدینہ**: خان پور، درانی چوک نہر کنارہ، ہاتف: 5571686-068.

**مکتبۃ المدینہ**: نواب شاہ: چکر بازار، نزد MCB ہاتف: 4362145-0244.

**مکتبۃ المدینہ**: سکرہ: فیضان مدینہ بیان ج روڈ۔ ہاتف: 5619195-071.

**مکتبۃ المدینہ**: گبرانوالہ: فیضان مدینہ شیخوپورہ موڑ گبرانوالہ۔ ہاتف: 4225653-055.

**مکتبۃ المدینہ**: پشاور: فیضان مدینہ گبرگ نمبر ۱، الورثیریٹ، صدر

E-mail:

<http://www.dawateislami.net>, ilmia26@yahoo.com

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَاعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ط

## المدينة العلمية

از عاشق اعلیٰ حضرت شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال  
محمدیاس عطار قادری رضوی خیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد لله على إحسانه و بفضل رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم  
تبليغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت،  
ایجاد سنت اور اشاعت علم شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزم مصمم رکھتی ہے،  
ان تمام امور کو حسن خوبی سرانجام دینے کے لئے مععدد مجالس کا قیام عمل میں لا یا گیا  
ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ بھی ہے جو دعوتِ  
اسلامی کے علماء و مفتیانِ کرام گئرہم اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے  
خاص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل پانچ شعبے

ہیں:

- (۱) شعبۂ کتب علیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
- (۲) شعبۂ درسی کتب
- (۳) شعبۂ اصلاحی کتب
- (۴) شعبۂ ترجمہ کتب

(۵) شعبۃ تفتیش گٹب

”المدینۃ العلمیۃ“ کی اویں ترجیح سرکارِ علیحضرت علیہ الرحمہ کی گر اس مایہ تصنیف کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتیٰ الْوُسْعی سہل اسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بھینیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی گٹب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللَّهُ زَدَ جَلَّ ”عوْتِ اسْلَامِی“ کی تمام مجالس بُشَّمُول ”المدینۃ العلمیۃ“ کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیور اخلاق سے آراستہ فرمائکر دونوں چہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیر گنبد خضرا شہادت، جنتِ البقیع میں مدفن اور جنتِ الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاه النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

## فہرست

صفہ نمبر	عنوان	سق نمبر	صفہ نمبر	عنوان	سق نمبر
47	الف ، لام اور را کی تھیم و ترقیت کا بیان	۱۳	6 7	پیش لفظ ابتدائی ضروری باتیں	۱
51	استغاثہ اور بسملہ کا بیان	۱۵	9	علم تجوید کی اہمیت	۲
57	مددات کا بیان	۱۶	12	علم تجوید کا قرآن و حدیث سے ثبوت	۳
62	وقف کا بیان	۱۷	15	کچھ ضروری اصطلاحات	۴
66	رموز اوقاف	۱۸	19	مخارج کا بیان	۵
69	امالہ کا بیان	۱۹	24	صفات کا بیان	۶
70	لحن کا بیان	۲۰	26	صفات لازمہ	۷
72	لام تعریف (ال) کا بیان	۲۱	32	صفات لازمہ غیر متنقادہ	۸
73	اجتماع ساکنین	۲۲	36	صفات عارضہ	۹
76	ھا کا بیان	۲۳	37	نوں ساکن اور تنوین کے قواعد	۱۰
79	ہمزہ کا بیان	۲۴	41	میم ساکن کے قواعد	۱۱
83	اجتماع ہمزین	۲۵	42	ادغام کا بیان	۱۲
			45	غشہ کا بیان	۱۳

## پیش لفظ

علم تجوید علوم قرآنی میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ ہر اسلامی بھائی اور بہن کے لیے اس کا سیکھنا بے خدروی ہے۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ تجوید کے بنیادی قواعد پر مشتمل کوئی ایسی کتاب ہو جو آسان ہونے کے ساتھ ساتھ جامع بھی ہو۔ **الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ** تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کی مجلس **المدینة العلمية** کے شعبہ درسی کتب کو یہ سعادت حاصل ہو رہی ہے کہ مذکورہ صفات سے متصف کتاب **نصاب التجوید** پیش کر رہا ہے۔

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ عوام و خواص کو اس کتاب سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور اسے مؤلف و دیگر اراکین مجلس **المدینة العلمية** کی اخروی نجات کا ذریعہ بنائے نیز دعوت اسلامی کی تمام مجالس بشمل مجلس **المدینة العلمية** کے تمام شعبہ جات کو دن پچیسوں رات چھبیسوں ترقی عطا فرمائے اور ہمیں نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے دن رات کوششیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

## المدینة العلمية

(شعبہ درسی کتب)

## سبق نمبر ا

### ابتدائی ضروری باتین

کسی بھی علم یا فن کے ترتیب دینے والوں کی یہ عادت رہی ہے کہ اس علم یا فن کو شروع کرنے سے پہلے بطور مقدّمہ چند چیزوں کو ذکر کرتے ہیں جنہیں مبادی کہتے ہیں۔ مثلاً اس علم کا موضوع، غرض و غایت، حکم اور شرہ وغیرہ تاکہ اس علم کو حاصل کرنے والے ابتدائی طلباء کو رغبت حاصل ہوا اور اس کا حصول ان پر آسان ہو جائے۔ چنانچہ علم تجوید کے مبادی بیان کیے جاتے ہیں:

#### تجوید کی تعریف :

**لغوی معنی:** ”الاتيان بالجيد“ یعنی کسی کام کا عملہ کرنا، سنوارنا اور کھرا کرنا۔  
**اصطلاحی معنی:** ”هو علم يبحث فيه عن مخارج الحروف و صفاتها وعن طرق تصحيح المعروف و تحسينها۔“

یعنی علم تجوید اس علم کا نام ہے جس میں حروف کے مخارج اور انکی صفات اور حروف کی صحیح (صحیح کرنے) اور تحسین (خوبصورت کرنے) کے بارے میں بحث کی جاتی ہے۔

**علم تجوید کا موضوع :** کسی علم کے موضوع سے مراد وہ شئی ہے جس کے متعلق اس علم میں بحث کی جاتی ہے۔ علم تجوید کا موضوع ”الف“ سے لیکر ”ی“ تک انتیس حروف ہیں کیونکہ اس علم میں ان ہی کے متعلق بحث کی جاتی ہے۔

**علم تجوید کی غرض و غایت :** ہر علم کی کوئی نہ کوئی غرض و غایت اور مقصد ہوتا ہے ورنہ اس علم کا حصول بے سود ہوگا۔ علم تجوید کی غرض و غایت یہ ہے کہ

قرآن مجید کو اس کے نزول شدہ طریقے کے مطابق عربی لب و لہجہ میں تجوید کی پوری پوری رعایت کے ساتھ صحیح پڑھا جائے اور غلط و مجہول ادائیگی سے بچا جائے۔

**حکم :** بالتفصیل یہ علم حاصل کرنا فرض کفایہ ہے اور قرآن پاک کو نازل شدہ طریقے کے موافق تجوید کے ساتھ پڑھنا ”فرض عین“ ہے۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمَن فرماتے ہیں: ”اتنی تجوید کہ ہر حرف دوسرے حرف سے صحیح ممتاز ہو فرض عین ہے بغیر اسکے نماز قطعاً باطل“۔

**ثمرہ اور مقصودِ حقیقی:** ”تحصیلِ رضاءِ الہمی و تحصیل سعادۃ الدارین“

یعنی اللہ عز و جل کی خوشنودی اور دونوں جہاں میں سعادتمندی حاصل کرنا اسکا ثمرہ ہے۔

## سوالات سبق نمبر ۱

- ۱۔ تجوید کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان فرمائیں۔
- ۲۔ علم تجوید کا موضوع کیا ہے؟
- ۳۔ علم تجوید کی غرض و غایت کیا ہے؟
- ۴۔ کسی بھی فن یا علم کو شروع کرتے وقت اسکی تعریف، موضوع اور غرض و غایت وغیرہ کیوں ذکر کی جاتی ہے؟



## سبق نمبر ۲

### علم تجوید کی اہمیت

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا۔ اس پر عمل دونوں جہان میں کامیابی کا سبب ہے عمل کرنے کے لیے اسے صحیح پڑھنا، سیکھنا اور غور کرنا ضروری ہے۔ لیکن مخلوقِ خدا عزوجل اس فانی دنیا میں اپنی دنیوی ترقی و خوشحالی کیلئے بتئے علوم و فون سیکھنے سکھانے میں تو ہر وقت مصروف ہے جبکہ رب عزوجل کے نازل کردہ قرآن پاک کو پڑھنے سیکھنے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کیلئے شاید ہی کوئی تیار ہو۔ حالانکہ اسکی تعلیم کے بارے میں اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُرَّةٌ عَنِ الْغَيْوَبِ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے : ”خَيْرٌ كُمْ مَنْ تَعْلَمَ الْقُرْآنَ وَعَلَمَهُ“  
(صحیح البخاری رقم الحدیث ۷۵۰ ص ۳۴۱ مطبوعہ دارالعلومیہ بیروت)

یعنی تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھنے اور دوسروں کو سکھانے۔

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں : ”اتنی تجوید (سیکھنا) کہ ہر حرف دوسرے حرف سے صحیح ممتاز ہو فرض عین ہے۔ بغیر اسکے نماز قطعاً باطل ہے۔ عوام بیچاروں کو جانے دیجئے خواص کہلانے والوں کو دیکھئے کہ کتنے اس فرض پر عامل ہیں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سُنا، کتنے علماء کو، مفتیوں کو، مدروسوں کو، مُصْنِفوں کو قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ میں أَحَدٌ کوَّاَهَدٌ پڑھتے ہیں اور سورۃ منافقوں میں يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ میں يَعْسَبُونَ پڑھتے ہیں۔“

هُمُ الْعَدُوُ فَاحْذِرُهُمْ کی جگہ فاعذر پڑھتے ہیں۔

وَهُوَ الْعَزِيزُ كَيْ جَهَهُ هُوَ الْعَدِيدُ پڑھتے ہیں۔ بلکہ ایک صاحب کو الحمد شریف میں صِرَاطُ الَّذِينَ کی جگہ صِرَاطُ الظَّمِينَ پڑھتے سنَا۔ کس کی شکایت کی جائے؟ یہ حال اکابر کا ہے پھر عوام بیچاروں کی کیا گنتی؟

کیا شریعت ان کی بے پرواپیوں کے سبب اپنے احکام منسوخ فرمادے گی؟  
نہیں نہیں۔ إِنَّ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ تَرْجِمَةً كَنزُ الْأَيَّمَانَ: حکم نہیں مگر اللہ عزوجل کا۔  
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۵۳ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

صدر اشریفہ حضرت علامہ مولانا مفتی امجد علی عظیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:  
”جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اس کے لیے تھوڑی دریمشن کر لینا کافی نہیں بلکہ لازم ہے کہ انہیں سیکھنے کے لیے رات دن پوری کوشش کرے اور صحیح پڑھنے والوں کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ ان کے پیچھے پڑھے، یا وہ آیتیں پڑھے جن کے حروف صحیح ادا کر سکتا ہو اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زمانہ کوشش میں اسکی اپنی نماز ہو جائے گی۔ آجکل کافی لوگ اس مرض میں بیتلاء ہیں نہ انہیں قرآن صحیح پڑھنا آتا ہے نہ سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ اس طرح نماز میں بر باد ہوتی ہیں۔“

(ملکح از بہار شریعت حصہ ۳ ص ۲۱۷ مطبوعہ شبیر برادر زلاہور)

بانی دعوتِ اسلامی، شیخ طریقت، مجدد دین و ملت، عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلاں محمد الیاس عطّار قادری رضوی مدظلہ العالی فرماتے ہیں:  
”میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی وہ مسلمان بڑا بن نصیب ہے جو درست قرآن شریف پڑھنا نہیں سکتا۔ الحمد للہ عزوجل تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک،

دعوتِ اسلامی کے ہزاروں مدارس بنام ”درستۃ المدینۃ“ اس مدنی کام کے لیے کوشش ہیں۔ کاش! تعلیم قرآن کی گھر گھر دھوم پڑ جائے۔ کاش! ہر وہ اسلامی بھائی جو صحیح قرآن شریف پڑھنا جانتا ہے وہ دوسرے اسلامی بھائی کو سکھانا شروع کر دے۔ اسلامی بھائیں بھی یہی کریں۔ ان شاء اللہ عزوجل پھر تو ہر طرف تعلیم قرآن کی بہار آجائے گی اور سیکھنے سکھانے والوں کیلئے ان شاء اللہ عزوجل ثواب کا انبار لگ جائے گا۔“

یہی ہے آرزو تعلیم قرآن عام ہو جائے  
تلاوت کرنا میرا کام صحیح و شام ہو جائے

(رسائل عطاریہ حصہ اول ص ۸۴ مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ باب المدینۃ کراچی)

## سوالات سبق نمبر ۲

- ۱۔ کتنی تجوید سیکھنا فرض عین ہے؟ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟
- ۲۔ جو شخص حروف کی ادائیگی صحیح طریقے سے نہ کر سکے اس کے بارے میں صدر الشریعہ مفتی امجد علی عظیمی علیہ الرحمۃ کیا فرماتے ہیں؟



### سبق نمبر ۳

## علم تجوید کا قرآن و حدیث سے ثبوت

فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَرَتَّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ۝ (پ ۲۹ سورۃ المزمل: ۳)

ترجمہ کنز الایمان: اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جب ترتیل کے بارے میں سوال کیا گیا کہ ترتیل کے کیا معنی ہیں تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب فرمایا:

”تَجْوِيدُ الْحُرُوفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوفِ“

ترتیل حروف کی تجوید اور وقوف کی پہچان کو کہتے ہیں۔

الَّذِينَ أتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقًّا تَلَاوَتِه. (پ اسورۃ البقرۃ: ۱۲۱)

ترجمہ کنز الایمان: جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ جیسی چاہیے اس کی تلاوت کرتے ہیں۔

تفسیر جلالین میں اس کے تحت ہے: ”أَيُّ يَقْرَءُ وْ نَ كَمَا أُنْزِلَ“

یعنی وہ اُسے ایسے پڑھتے ہیں جس طرح نازل کیا گیا۔

سید امیر سلیمان، شفیع امین بنین، رحمۃ اللہ علیہمین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

عالیشان ہے: ”وَزِينُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ“، یعنی قرآن کو اپنی آوازوں سے

زینت دو۔ (صحیح البخاری ج ۲ ص ۵۹۲ مطبوعہ دارالكتب العلمیہ بیروت)

رحمت عالم، نور مجسم، شاہ بنی آدم، شفیع امم، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کافرمان عالیشان ہے: ”لِكُلِّ شَئٍ حِلْيَةٌ وَ حِلْيَةُ الْقُرْآنِ حُسْنُ الصَّوْتِ“

یعنی ہر چیز کے لیے زیور ہے قرآن کا زیور خوبصورت آواز (میں اسے پڑھنا) ہے۔

(مجموع انزو اندر قم الحدیث ۵۵۷ ص ۳۵۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

سر کار مدینہ، راحت قلب و سیمه صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے:

”لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ“

یعنی جس نے قرآن خوش الحانی سے نہیں پڑھا وہ ہم میں سے نہیں۔

(سنن ابو داؤد رقم الحدیث ۱۳۷ ص ۲۰۶ مطبوعہ دار الحیاء التراث العربی بیروت)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے پوچھا گیا:

”کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلے میں کہ اکثر جہلاء کو قواعد تجوید سے انکار

ہے اور ناحق جانتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

تجوید بخصوص قطعی قرآن و اخبار متواترہ سید الانس والجان علیہ وعلی الہ افضل

الصلوٰۃ والسلام واجماع تمام صحابہ وتابعین و سائر ائمہ کرام علیہم الرضوان المستدام حق واجب علم دین شرع الالٰہی ہے۔

قال اللہ تعالیٰ ”وَرَتَلَ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا“ اسے مطلق ناحق بتانا کلمہ کفر ہے۔

والیاذ باللہ تعالیٰ ہاں جو اپنی ناوافی سے کسی خاص قاعدے کا انکار کرے وہ اس کا جہل

ہے اُسے آگاہ و متنبہ کرنا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم“ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۱۱۹ مطبوعہ بریلی)

اس فتویٰ شریف سے معلوم ہوا کہ قرآن کی قطعی صراحت احادیث متواترہ،

صحابہ، تابعین اور ائمہ (علیم الرضوان) کے اجماع سے ثابت ہے کہ تجوید حق، واجب

اور شریعت کا علم ہے۔ ہاں جو اپنی ناوافی کی وجہ سے کسی خاص قاعدے کا انکار کرے وہ

اس کی جہالت ہے اُسے آگاہ کرنا چاہیے۔

### سوالات سبق نمبر ۳

- ۱۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ترتیل کے کیا معنی ہیں؟
- ۲۔ کیا علم تجوید قرآن و حدیث سے ثابت ہے؟ دلائل بیان فرمائیں۔
- ۳۔ قواعد تجوید سے انکار کرنے اور انہیں ناحق جانے والوں کے بارے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمَن کیا فرماتے ہیں؟



## سبق نمبر ۳

### کچھ ضروری اصطلاحات

- (۱) **حروف** : الف سے یاتک تمام حروف ہیں جن کی تعداد ۲۹ ہے ان کو حروف تجھی کہتے ہیں۔
- (۲) **حروف حلقی** : وہ تمام حروف جو حلق سے ادا ہوتے ہیں ان کی تعداد ۶ ہے اور وہ یہ ہیں (ء، ھ، ع، ح، غ، خ)
- (۳) **حروف مستعلیہ** : وہ حروف جو ہر حال میں پڑ پڑھے جاتے ہیں۔ ان کی تعداد ۷ ہے۔ (خ، ص، ض، ط، ظ، غ اور ق) حروفِ مستعلیہ کا مجموعہ خُصّ ضغطِ قِظط ہے۔
- (۴) **حروف شفوی** : وہ حروف جو ہونٹوں سے ادا ہوتے ہیں۔ تعداد کے اعتبار سے ۲ ہیں۔ (ب۔ م۔ و۔ ف)
- (۵) **حروف مددہ** : (حروف ہوائیہ) وہ حروف جو ہوا پختم ہو جاتے ہیں۔ انکی مقدار ایک الف کے برابر ہوتی ہے۔ ”ا“، ماقبل مفتوح، ”و“، ساکن ماقبل مضموم، ”ی“، ساکن ماقبل مکسور۔
- (۶) **حروف لین** : وہ حروف جوزمی سے پڑھے جاتے ہیں۔ ”و“ اور ”ی“ ساکن ماقبل مفتوح۔
- (۷) **حرکت** : زبر، زیر اور پیش میں سے ہر ایک کو حرکت کہتے ہیں اور ان کو مجموعی طور پر حرکات کہتے ہیں۔
- (۸) **فتحہ اشباعی** : کھڑے زبر کو کہتے ہیں۔

(۹) ضمہ اشیاعی: اُ لئے پیش کو کہتے ہیں۔

(۱۰) کسرہ اشیاعی : کھڑے زیر کو کہتے ہیں۔

(۱۱) متحرک : جس حرف پر حرکت ہوا سے متحرک کہتے ہیں۔

(۱۶) **فتحہ** : زبر کو کہتے ہیں۔ جس حرف فتحہ ہوا سے مفتوح کرتے ہیں۔

(۱۳) کسر ۵: زر کو کہتے ہیں۔ جس حرف کے نجی کسرہ ہوا سے مکسور کہتے ہیں۔

(۱۴) ضمیمه : پیش کو کہتے ہیں۔ جس حرف رضمیہ ہوا مضموم کرتے ہیں۔

(۱۵) **تہذیب:** دوزبر ”، دوزر ” اور دوپیش ” کو کہتے ہیں

اور جس حرف پر تنہ سن ہوا سے مُنَوْن کہتے ہیں۔

(۱۶) نونِ تنوین : تنوین کی ادائیگی میں جونون کی آواز پیدا ہوتی ہے اسے نونِ تنوین کہتے ہیں۔

(۱۷) **ماقبل حرف:** کسی حرف سے پہلے والے حرف کو کہتے ہیں۔

(۱۸) مایعہ حرف: کسی حرف کے بعد والے حرف کو کہتے ہیں۔

**(۱۹) ترتیل:** بہت ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا (علم تجوید اور علم وقف کی رعایت کے ساتھ صحیح و صاف پڑھنا) جیسے قراءۃ حضرات مخالف میں تلاوت کرتے ہیں۔

(۴۰) **حددر** : جلدی جلدی پڑھنا جس سے تجوید نہ بگڑے۔ جیسے امام تراویح میں پڑھتا ہے۔

(۴۱) تدویر: تریل اور حدر کی درمیانی رفتار سے پڑھنا (جس طرح امام فخر، مغرب اور عشائیں قدرے بلند آواز میں بڑھتا ہے)

(۴۴) اظہار : (ظاہر کرنا) نون ساکن، نون تنوین اور میم ساکن کو بغیر غنہ کے ظاہر کر

کے پڑھنا۔

(۴۳) اقلاب : (تبديل کرنا) نون ساکن اور نون تنوين کو ميم سے بدل دینا (یہ صرف اس کے ساتھ خاص ہے)

(۴۴) اخفاء : (چھپانا) نون ساکن اور ميم ساکن کو چھپا کر ادا کرنا۔

(۴۵) غُنّه : ناک میں آواز لے جانا۔

(۴۶) موقف علیہ : جس حرف پر وقف کیا جائے۔

(۴۷) وقف : وقف کا الفوی معنی ٹھہرنا، رکنا۔ اصطلاح تجوید میں کلمہ کے آخر پر سانس اور آواز توڑ دینا اور موقف علیہ (جس پر وقف کیا جائے) اگر متحرک ہو تو ساکن کر دینا وقف کہلاتا ہے۔

(۴۸) ادغام : (ملانا) دو حروف کو ملا دینا۔ (پہلا مغم اور دوسرا مغم فیہ کہلاتا ہے)

(۴۹) مُدْعَمٌ فیہ : جس حرف میں ادغام کیا گیا ہو۔

(۵۰) سکون : سکون جزء کو کہتے ہیں۔

(۵۱) ساکن : جس حرف پر سکون ہوا سے ساکن کہتے ہیں۔

### سوالات سبق نمبر ۲

۱۔ حروف تجھی سے کیا مراد ہے اور ان کی تعداد کتنی ہے؟

۲۔ حروف مدّہ اور حروف لین سے کیا مراد ہے؟

۳۔ ترتیل، حدر اور تدویری کی تعریف بیان کریں۔

۴۔ موقف علیہ، مغم فیہ، نون تنوين، حرکت، ہر ایک کی تعریف بیان کریں۔

- ۵۔ حروف حلقی، حروف مستعملیہ، حروف شفوی سے کون کون سے حروف مراد ہیں؟ نیز حروف مستعملیہ بیان فرمائیں۔
- ۶۔ فتحہ اشباعی اور کسرہ اشباعی سے کیا مراد ہے؟ مندرجہ ذیل حروف کون سی قسم سے تعلق رکھتے ہیں؟
- ء، ب، ق، ط، ص، ظ، ض، ف، م



## سبق نمبر ۵

### مخارج کا بیان

**مخارج** (خرج کی جمع)

**لغوی معنی** : خارج ہونے کی جگہ  
اصطلاحی معنی : خیشوم کے وہ حصے جہاں سے حروف ادا ہوتے ہیں۔  
کل حروف : کل حروف ۲۹ ہیں۔

**کل مخارج** : کل مخارج ۷ ہیں۔

**فتوث** : مخارج کی ادائیگی میں دانتوں اور تالوکا بھی اہم کردار ہے لہذا پہلے دانتوں کی تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

عموماً انسان کے منہ میں ۳۲ دانت ہوتے ہیں اور یہی مشہور ہے۔ مگر قرآن حضرات کے نزدیک کل دانتوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے یعنی دانت اور داڑھیں جس میں ۱۲ دانت اور ۲۰ داڑھیں ہیں۔

### دانتوں کی اقسام

دانتوں کی چھ اقسام ہیں۔

(۱) ثنايا (۲) رباعيات (۳) انیاب (۴) ضواحک (۵) طواحن (۶) نواخذ

(۱) **ثنايا** : سامنے والے دواوپ اور دو نیچے کل چار دانت۔ ثنايا کی دو قسمیں ہیں۔

(i) **ثنايا عليا** : اوپر والے دو دانت

(ii) **ثنايا سُفلی** : نیچے والے دو دانت

- (۲) رباعیات : ثنا یا کے دائیں باسیں اور پر نیچے ایک ایک کل چار دانت۔
- (۳) انیاب : رباعیات کے دائیں باسیں اور پر نیچے ایک ایک کل چار دانت۔
- (۴) ضواحک : انیاب کے دائیں باسیں اور پر نیچے ایک ایک کل چار داڑھیں۔
- (۵) طواحن : ضواحک کے دائیں باسیں اور پر نیچے تین تین کل بارہ داڑھیں۔
- (۶) فواجذ : طواحن کے دائیں باسیں اور پر نیچے ایک ایک کل چار داڑھیں۔
- نوت :** دائیں طرف کے دانتوں کو یعنی اور باسیں طرف والوں کو یہاں کہتے ہیں۔

## اصول مخارج کا بیان

یہ کل پانچ ہیں۔

(۱) حلق (۲) لسان (۳) شفثین (۴) جوفِ ہن (۵) خیشوم

(۱) حلق (گلا) : اس کو مندرجہ ذیل تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(i) ابتدائے حلق (ii) وسطِ حلق (iii) انتہائے حلق

(۲) لسان : زبان کے مندرجہ ذیل حصے ہیں۔

۱۔ رأس لسان زبان کی نوک یا سرا

۲۔ طرف لسان زبان کا کنارہ

۳۔ اصل لسان زبان کی جڑ

۴۔ وسط لسان زبان کا درمیانی حصہ

۵۔ حافہ لسان زبان کا بغلی کنارہ

۶۔ ادنائے حافہ منه کی جانب والا بغلی حصہ

۷۔ بطن لسان زبان کا پیٹ (شکم)

٨۔ اقصائے حافہ حلق کی جانب والا بغلی حصہ

٩۔ ظہر لسان زبان کی پشت (پیچھے)

(۳) شفتین : دونوں ہونٹ شفَةٌ کی تثنیہ

(۴) جوف دهن : منہ کا خالی حصہ

(۵) خیشوم : ناک کی نرم ہڈی یا بانہ

## مخارج کی اقسام

مخارج کی دو اقسام ہیں۔

(۱) مُحَقَّقَه : وہ مخارج جو تحقیق شدہ ہیں (یعنی جن کے لئے خاص جگہ معین ہو)

جیسے (i) حلق (ii) شفتین

(۲) مُقَدَّرَه : وہ مخارج جو کہ غیر تحقیق شدہ ہیں۔ (یعنی جن کے لیے خاص جگہ

معین نہ ہو) یہ صرف دو ہیں۔ (i) جوف دهن (ii) خیشوم

نمبر شمار	مخارج حروف	ادا ہونے والے حروف
۱	اِنہائے حلق (سینے کی طرف والا حصہ)	ء، ھا
۲	وسطِ حلق (حلق کا درمیانی حصہ)	ع، ح
۳	ابتدائے حلق (منہ کی طرف والا حصہ)	غ، خ
۴	زبان کی جڑ اور تالو کا نرم حصہ	ق
۵	زبان کی جڑ اور تالو کا سخت حصہ	ک
۶	وسطِ زبان اور سطِ تالو	ج، ش، ی
۷	زبان کا بغلی کنارہ اور اوپر کی داڑھوں کی جڑیں	ض

ل	زبان کا کنارہ اور رضوا حک سے ثنا یا تک مقابل کا تالو	۸
ن	زبان کا کنارہ اور انیاب سے ثنا یا تک مقابل کا تالو	۹
ر	نوک زبان مائل بہ پشت اور مقابل کا تالو	۱۰
ط، د، ت	زبان کی نوک اور ثنا یا علیا کی جڑیں	۱۱
ظ، ذ، ث	زبان کا سرا اور ثنا یا علیا کا اندر ورنی کنارہ	۱۲
ص، ز، س	زبان کی نوک اور ثنا یا علیا اور سفلی کے درمیان سے	۱۳
ف	ثنا یا علیا کا کنارہ اور نیچے کے ہونٹ کا تر حصہ	۱۴
ب، م، و	دونوں ہونٹوں سے	۱۵
ب	دونوں ہونٹوں کے تر حصے سے	i
م	دونوں ہونٹوں کے خشک حصے سے	ii
و	دونوں ہونٹوں کو گول کر کے ناتمام ملانے سے	iii
حروف مده (ا، و، ی)	جوفِ دہن (منہ کا خالی حصہ)	۱۶
غُنْتہ	خیشوم (ناک کا بانس)	۱۷

**اً فـ وـ ثـ :** بعض نے سینے کی طرف والے حصے کو ابتدائے حلق کہا ہے کیونکہ پھیپھڑوں سے اٹھنے والی ہوا سے آواز بنتی ہے اسی لیے منہ کی طرف والے حصے کو ابتدائے حلق کہا ہے۔

### تعداد مخارج میں اختلاف ائمہ

- (۱) حضرت خلیل نجوى رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر قراءے کے نزدیک (۱۷) مخارج ہیں۔
- (۲) سیبو یا اور شاطبی کے نزدیک (۱۶) مخارج ہیں۔

(۳) فراء، ابن درید اور ابن کیسان کے نزدیک (۱۲) مخارج ہیں۔  
 نوٹ: سیبیویہ، شاطبی نے خلیل خوی سے اختلاف کرتے ہوئے جوف کو کسی بھی حرف کا مخرج شمار نہیں کیا اس لیے ان کے نزدیک کل مخارج (۱۶) ہیں۔ اسی طرح امام فراء ابن کیسان اور ابن درید وغیرہ نے امام سیبیویہ اور شاطبی کی اتباع کرتے ہوئے جوف کو کسی حرف کا مخرج نہیں مانا۔ لیکن انہوں نے مزید اختلاف کرتے ہوئے (ل، ن، ر) کا بھی ایک ہی مخرج شمار کیا ہے۔ اس لیے ان کے نزدیک (۱۲) مخارج ہیں۔

## سوالات سبق نمبر ۵

- ۱۔ مخرج کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں نیز کل مخارج کتنے ہیں؟
- ۲۔ دانتوں کی اقسام بتائیں۔
- ۳۔ اصول مخارج کتنے اور کون کون سے ہیں؟
- ۴۔ مخارج محققہ و مخارج مقدارہ سے کیا مراد ہے؟
- ۵۔ ح، ق، ل، ن، ف اور غنہ کا مخرج بیان کریں۔
- ۶۔ تعداد مخارج میں اختلاف ائمہ ذکر کریں۔



## سبق نمبر ٦

### صفات کا بیان

جس طرح حرف کی صحیح ادائیگی کے لئے اس کے مخراج کو جانا ضروری ہے اسی طرح حرف کی ادائیگی کے لیے اس میں پائی جانے والی صفات کو جانا بھی اہمیت کا حامل ہے۔ جس طرح حروف کے مخراج جدا جدہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہر حرف میں پائی جانے والی صفات بھی جدا جدہ ہوتی ہیں۔

**صفت کی تعریف :** لغوی معنی : ”مَا قَامَ بِشَيْءٍ“ (جو کسی شے کے ساتھ قائم ہو)

**اصطلاحی معنی :** حرف کو ادا کرتے وقت اسکی حالت یعنی سخت یا نرم، پُر یا باریک ہونا وغیرہ معلوم ہو جائے۔

**صفات کی اقسام :** صفات کی دو اقسام ہیں۔

۱۔ صفاتِ لازمه      ۲۔ صفاتِ عارضہ

(۱) **صفات لازمه :** وہ صفات جو حرف کے لیے ہر وقت ضروری ہوں اور اسکے بغیر حرف ادا نہ ہو سکے اور اگر حرف کو اسکی صفات لازمه کے بغیر ادا کیا جائے تو وہ اپنی اصلی حالت کھو دے گا۔ مثلاً

ص اور س کا مخراج تو ایک ہی ہے لیکن اگر ص کو اسکی صفتِ استعلاء اور اطباق کے بغیر ادا کیا جائے تو اسکی آواز ”س“، ”جیسی“ ہو جائے گی۔

**صفات عارضہ :** وہ صفات جو اپنے حروف میں ہمیشہ نہ ہوں یعنی بھی ہوں اور کبھی نہ ہوں ان کو ادا نہ کرنے سے حرف ادا تو ہو جائے گا مگر تحسین و خوبصورتی باقی نہ

رہے گی۔ یہ صفات سب حروف میں نہیں پائی جاتیں ہیں بلکہ صرف آٹھ حروف میں پائی جاتی ہیں جنکا مجموعہ ”اوَيْرُ مُلَانَ“ ہے۔

## سوالات سبق نمبر ٦

- ۱۔ صفت کی لغوی و اصطلاحی تعریف کریں۔
- ۲۔ صفات کی کتنی اقسام ہیں مع امثلہ بیان کریں۔



## سبق نمبر ۷

### صفات لازمه

صفات لازمه کی دو اقسام ہیں۔

۱۔ صفات لازمه متضادہ      ۲۔ صفات لازمه غیر متضادہ

**صفات لازمه متضادہ :** وہ صفات جنکی ضد موجود ہو۔ اکثر قراءے کے نزدیک صفات لازمه متضادہ دس ہیں۔

- |     |             |              |  |
|-----|-------------|--------------|--|
| ۱۔  | ہمس         |              |  |
| ۶۔  | بُجھر       |              |  |
| ۷۔  | رخاوت       | شَدَّت، توسط |  |
| ۸۔  | إِسْتِقَالٌ | استعلاء      |  |
| ۹۔  | الفتاح      | اطباق        |  |
| ۱۰۔ | إِصْمَاتٌ   | إِذْلَاقٌ    |  |

ان کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

### نمبرا

بُجھر	ہمس
لغوی معنی: بلندی، قوت	لغوی معنی: پستی اور کمزور
اصطلاحی معنی: بلند اور قوی آواز کو کہتے ہیں۔	اصطلاحی معنی: پست اور کمزور آواز کو کہتے ہیں۔

<p><b>ادائیگی :</b> جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت سانس ڑک جاتا ہے جسکی وجہ سے آواز میں قوت اور بلندی پائی جاتی ہے۔</p>	<p>ادائیگی : جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت سانس ڑک جاتا ہے جسکی وجہ سے آواز میں پستی اور کمزوری پائی جاتی ہے۔</p>
<p><b>کل حروف :</b> حروفِ مہوسہ کے علاوہ ۱۹ حروف ہیں ان کو حروفِ مجهورہ کہتے ہیں۔</p>	<p><b>کل حروف :</b> یہ کل ۲۰ حروف ہیں جن کو حروفِ مہوسہ کہتے ہیں۔</p>
	<p><b>مجموعہ:</b> ذَحَّةٌ شَخْصٌ سَكَّتْ —۔</p>

## نمبر ۲

رخاوت	شدّت
<p><b>لغوی معنی :</b> نرمی اور کمزوری</p>	<p><b>لغوی معنی :</b> سختی اور قوت</p>
<p><b>اصطلاحی معنی :</b> نرم اور کمزور آواز کو کہتے ہیں۔</p>	<p><b>اصطلاحی معنی :</b> سخت اور قوی آواز کو کہتے ہیں۔</p>
<p><b>ادائیگی :</b> ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں جاری رہتی ہے جسکی وجہ سے انکے مخرج میں نرمی اور کمزوری پائی جاتی ہے۔</p>	<p><b>ادائیگی :</b> جن میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز میں بند ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے آواز میں سختی اور قوت پائی جاتی ہے۔</p>

<p><b>کل حروف :</b> یہ کل ۲۶ حروف ہیں جن حروفِ شدیدہ اور حروفِ متوسطہ کے علاوہ ہیں انہیں حروفِ رخوہ کہتے ہیں۔</p>	<p><b>کل حروف :</b> یہ کل ۸ حروف ہیں جن کو حروفِ شدیدہ کہتے ہیں۔</p>
	<p><b>مجموعہ :</b> آجَدْ قَطِ بَكْتْ ہے۔</p>

### توسّط

یہ صفتِ شدت اور رخاوت کے درمیان ہوتی ہے اس لیے اسے جوڑوں سے مُستثنیٰ (علیحدہ) کیا گیا ہے۔

**لغوی معنی :** درمیان  
**اصطلاحی معنی :** شدت اور رخاوت کی درمیانی حالت  
**ادائیگی :** ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز کی کیفیت درمیانی رہتی ہے یعنی نہ پورے طور پر جاری اور نہ پورے طور پر بند۔

**کل حروف :** یہ ۵ حروف ہیں جن کو حروفِ متوسطہ کہتے ہیں۔  
**مجموعہ :** لِنْ عُمَرْ ہے۔

### نمبر ۳

استِفَال	اسْتَعْلَاءُ
لغوی معنی : نیچرہ نہیں	لغوی معنی : بلندی چاہنا
اصطلاحی معنی : زبان کی جڑ کا تالوکی جانب بلند نہ ہونا۔	اصطلاحی معنی : زبان کی جڑ کا تالوکی جانب بلند ہونا۔

<p><b>ادائیگی :</b> جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالوکی جانب بلند جانب ہوتی ہے اس لئے یہ حروف باریک پڑھے جاتے ہیں۔</p>	<p><b>ادائیگی :</b> جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ ہمیشہ تالوکی بلند جانب ہوتی ہے۔ اس لئے یہ حروف ہمیشہ پُر پڑھے جاتے ہیں۔</p>
<p><b>کل حروف :</b> یہ کل ۲۶ حروف ہیں جن کو حروفِ مستعملیہ کے علاوہ ہیں۔ انکو حروفِ مستفلہ کہتے ہیں۔</p>	<p><b>کل حروف :</b> یہ ۷ حروف ہیں جن کو حروفِ مستعملیہ کہتے ہیں۔</p>
	<p><b>مجموعہ :</b> خُصْ ضَغْطٌ قِطْ</p>

## نمبر ۷

افتتاح	اطباق
<p><b>لغوی معنی :</b> بُجدار ہنا</p>	<p><b>لغوی معنی :</b> مل جانا</p>
<p><b>اصطلاحی معنی :</b> زبان کے تالو سے جدار ہنے کو کہتے ہیں۔</p>	<p><b>اصطلاحی معنی :</b> زبان کا پھیل کر تالو سے مل جانا۔</p>
<p><b>ادائیگی :</b> جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو ادا کرتے وقت زبان تالو سے جدار ہتی ہے۔</p>	<p><b>ادائیگی :</b> جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو ادا کرتے وقت زبان پھیل کر تالو سے مل جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ حروف بہت پُر پڑھے جاتے ہیں۔</p>

**کل حروف :** یہ کل ۲۵ حروف ہیں جن کو حروفِ مطبغہ کہتے ہیں۔ صاد، ضاد، مُفتوحہ کہتے ہیں۔

## نمبر ۵

اصمات	إذالق
لغوی معنی : رکنا، جنا	لغوی معنی : پھسلنا
اصطلاحی معنی : حروف کا جماؤ کے ساتھ ادا ہونا	اصطلاحی معنی : حروف کا پھسل کر ادا ہونا
ادائیگی : جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے وہ حروف پھسل کر اپنے مخرج سے جم کر مضبوطی سے ادا ہوتے ہیں۔	ادائیگی : جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے وہ حروف اپنے مخرج سے جم با آسانی ادا ہوتے ہیں۔
کل حروف : یہ ۲۳ حروف ہیں جن کو حروفِ مذکورہ کے علاوہ ہیں انہیں حروفِ مُضمّنة کہتے ہیں۔	کل حروف : یہ ۲۳ حروف ہیں جن کو حروفِ مذکورہ کہتے ہیں۔
	مجموعہ : فَرَّ مِنْ لُبْ

## سوالات سبق نمبر ۷

- ۱۔ صفات لازمہ متنضادہ کی تعریف کریں نیز اس کی اقسام کے نام بیان کریں۔
- ۲۔ ہمس و شدت و استعلا و اطباق کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں۔
- ۳۔ استفال و انفتاح و اصمات یہ کن کی اضداد ہیں بیان کریں۔
- ۴۔ اذلاق یہ کن حروف میں پائی جاتی ہے نیز ان حروف کی ادائیگی کیا ہے؟
- ۵۔ حروف مہوسہ و حروف شدیدہ کا مجموعہ بیان کریں۔



## سبق نمبر ۸

### صفات لازمہ غیر متضادہ

- ”جن کی ضد نہ ہو“، امام ابن الجزری اور اکثر قراءے کے نزدیک یہ یہ ہیں۔
- (۱) قلقلہ (۲) صفیر (۳) انحراف (۴) لین (۵) تکریر (۶) تَقْشِیٰ  
 (۷) استطالت

#### (۱) قلقلہ

**لغوی معنی:** جنبش

- اصطلاحی معنی:** حرف کو ادا کرتے وقت مخرج میں جنبش کا پیدا ہونا۔
- ادائیگی:** جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان حروف کو سکون کی حالت میں ادا کرتے وقت مخرج میں جنبش پیدا ہوتی ہے جسکی وجہ سے آواز لوثی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔
- کل حروف:** یہ کل ۵ حروف ہیں جن کو حروف قلقلہ کہتے ہیں۔
- مجموعہ:** قُطْبُ جَدَّہ۔

### حروف کے اعتبار سے قلقلہ کے مراتب

- (۱) پہلے درجہ کا قلقلہ ”ق“ میں ہوتا ہے۔
- (۲) دوسرے درجہ کا قلقلہ ”ط“ میں ہوتا ہے۔
- (۳) تیسرا درجہ کا قلقلہ ”ب، ج، اور ذ“ میں ہوتا ہے۔

## کیفیت کے اعتبار سے مدارج فلقلہ

**پہلا درجہ :** جب حروفِ قلقله مشدّ داور موقوف ہوں تو سب سے قوی قلقله ہوگا۔

مثالاً : الْحَقُّ

**دوسرा درجہ :** جب حروفِ قلقله ساکن و موقوف ہوں تو سب سے قوی قلقله ہوگا۔ مثلاً : فَلَقْ

**تیسرا درجہ :** جب حروفِ قلقله مشدّ داور غیر موقوف ہوں۔

مثالاً : الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ

**چوتھا درجہ :** جب حروفِ قلقله ساکن اور غیر موقوف ہوں۔ مثلاً : خَلَقْنَا

## (۲) صفیر

**لغوی معنی :** سیٹی

**اصطلاحی معنی :** سیٹی کی طرح تیز آواز کو کہتے ہیں۔

**ادائیگی :** جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز سیٹی کی طرح نکلتی ہے۔

**کل حروف :** یہ ۳ حروف ہیں جن کو حروف صفیریہ کہتے ہیں۔

**مراقب صفیریہ :** سب سے زیادہ ”س“، میں اس کے بعد ”ز“ اور سب سے کم ”ص“، میں سیٹی کی آواز نکلے گی۔ جیسے اِسَنْ اِزْ اِصْ

## (۳) انحراف

**لغوی معنی :** مائل ہونا

**اصطلاحی معنی :** زبان کا ایک مخرج سے دوسرے مخرج کی طرف مائل ہونا۔

**ادائیگی :** جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو ادا کرتے وقت زبان ایک مخرج سے دوسرے مخرج کی طرف مائل ہوتی ہے۔

**کل حروف :** یہ ۲۶ حروف ہیں۔ ”ل، ر“

#### (۴) لین

**لغوی معنی :** نرمی

**اصطلاحی معنی :** حروف کو نرمی سے ادا کرنا

**ادائیگی :** جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو نرمی اور آسانی کے ساتھ بغیر جھٹکے کے اس طرح ادا کرنا کہ اگر دراز کرنا چاہیں کرسکیں۔

**کل حروف :** یہ ۲۶ حروف ہیں ”و، ”ی، ”س، ”ک، ”م، ”ف، ”ت، ”ل، ”ن، ”ر، ”لین“ کہتے ہیں۔

#### (۵) تکریر

**لغوی معنی :** تکرار (بار بار ہونا)

**اصطلاحی معنی :** کسی حرف کو ادا کرتے وقت آواز میں تکرار کا پیدا ہونا۔

**ادائیگی :** جس حرف میں یہ صفت پائی جاتی ہے اسکو ادا کرتے وقت زبان میں ہلکی سے کپکپا ہٹ پیدا ہوتی ہے۔

**کل حروف :** یہ صفت صرف ”ر،“ میں پائی جاتی ہے اور اسکی ادائیگی میں اصل تکرار سے پرہیز کرنا چاہیے۔ مثلاً اُر

#### (۶) تَفَشِّيٌّ

**لغوی معنی :** پھیلنا

**اصطلاحی معنی :** آواز کامنہ کے اندر پھیلنا

**ادائیگی :** جس حرف میں یہ صفت پائی جاتی ہے اسکو ادا کرتے وقت آواز منہ میں پھیل جاتی ہے۔

**کل حروف :** یہ صفت صرف ”ش“ میں پائی جاتی ہے۔

#### (۷) استطالت

**لغوی معنی :** لمبائی چاہنا

**اصطلاحی معنی :** آواز کا دریتک مخرج میں جاری رہنا۔

**ادائیگی :** جس حرف میں یہ صفت پائی جاتی ہے اس کو ادا کرتے وقت آواز دریتک اپنے مخرج میں جاری رہتی ہے۔

**کل حروف :** یہ صفت صرف ”ض“ میں پائی جاتی ہے۔

## سوالات سبق نمبر ۸

- ۱۔ صفات لازمہ غیر متضادہ کی تعریف کریں نیزان کی تعداد بھی بتائیں۔
- ۲۔ قلقلہ کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں۔ نیز حروف قلقلہ بھی بیان کریں۔
- ۳۔ کیفیت کے اعتبار سے مدرج قلقلہ بیان کریں۔
- ۴۔ حروف صفریہ کسے کہتے ہیں؟ نیز مراتب صفریہ بیان کریں۔
- ۵۔ لین کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں نیز یہ کن حروف میں پائی جاتی ہے؟
- ۶۔ تکریر و تفویضی واستطالت و انحراف کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں۔



## سبق نمبر ۹

### صفات عارضہ

ظاہر کرنا (اظہار حلقی، اظہار شفuoی وغیرہ)	=	اظہار	(۱)
ملا دینا	=	ادغام	(۲)
چھپانا	=	اخفاء	(۳)
بدلنا	=	اقلاب	(۴)
ناک میں آواز لے جانا	=	غنة فرعی	(۵)
پُر پڑھنا	=	تفخیم	(۶)
باریک پڑھنا	=	ترقيق	(۷)
کھینچنا	=	مدد فرعی	(۸)
خوب احتیاط کرنا (پورا حق ادا کرنا)	=	تحقيق	(۹)
نرمی کرنا	=	تسهیل	(۱۰)
بدلنا	=	ابدال	(۱۱)
حروف کو ختم کرنا	=	حذف	(۱۲)
ماہل کرنا	=	امالہ	(۱۳)

### سوالات سبق نمبر ۹

۔ صفات عارضہ کتنی ہیں تعداد بتائیں؟ اور ان میں سے کوئی سات بمعنی بیان فرمائیں۔

## سبق نمبر ۱۰

### نون ساکن اور تنوین کے قواعد

نون ساکن ("ن") اور تنوین ("نِ") کے چار قواعدے ہیں۔

(۱) اظہار      (۲) ادغام      (۳) اقلاب      (۴) انفاء

#### (۱) اظہار

**لغوی معنی :** ظاہر کرنا

**اصطلاحی معنی :** حرف کو بغیر کسی تبدیلی اور بغیر غنٹہ کے ظاہر کر کے پڑھنا۔

**قواعدہ :** جب نون ساکن اور تنوین کے بعد حروفِ حلقی میں سے کوئی حرف آجائے تو

وہاں اظہار ہوگا یعنی نون ساکن اور تنوین کو بغیر غنٹہ کے پڑھیں گے۔

حروفِ حلقی چھ ہیں (ء، ه، ع، ح، غ، خ)

#### مثالیں

نون تنوین	نون ساکن
اجراً عَظِيماً	مَنْ أَذْنَ
مُلْقٍ حَسَابِيه	مِنْ خَيْرٍ
عُفُوًّا غَفُورٌ	مِنْ هَادِ

#### (۲) ادغام

**لغوی معنی :** ملانا

**اصطلاحی معنی :** ایک ساکن حرف کو دوسرے متحرک حرف میں ملا کر مشدد

پڑھنا۔

**فَاعِدَه :** نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر حروف یَرْمَلُونَ میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں ادغام ہوگا۔

(ل، ر) میں بغیر غُنّہ کے اور باقی (یُوْمِنُ) میں غُنّہ کے ساتھ ادغام ہوگا۔

### مثالیں

نون تنوین	نون ساکن
مُصَدَّدٌ فَالْمَا	مَنْ يَقُولُ
هُدَىٰ وَذِكْرٍ	يَنْ رَبِّكَ
حِطَّةٌ نَفْرُ لَكُمْ	يَنْ مَاءٍ

### (۳) اقلاب

**لغوی معنی :** تبدیل کرنا

**اصطلاحی معنی :** ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا۔

**فَاعِدَه :** نون ساکن اور تنوین کے بعد ”بَا“ آجائے تو نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدل کر غُنّہ کے ساتھ پڑھیں گے۔

**نوٹ :** اقلاب کا قاعدہ جہاں جاری ہوتا ہے وہاں نون ساکن اور تنوین کے اوپر ایک چھوٹی سی میم لکھ دی جاتی ہے۔

**مثالیں**

نوں تنوین	نوں ساکن
حَلٌّ بِهذَا	أَنْبَئُهُمْ

**(۴) اخفاء**

**لغوی معنی :** چھپانا

**اصطلاحی معنی :** حروف کو اس کے مخرج میں اس طرح چھپانا کہ اظہار ہونے ادغام بلکہ دنوں کی درمیانی حالت ہو۔

**قاعده :** نوں ساکن اور تنوین کے بعد اگر حروف اخفاء میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں اخفاء ہو گا یعنی غُنّہ کر کے پڑھیں گے۔

حروف اخفاء پندرہ (۱۵) ہیں۔ جوالف، باء، حروف حلقی اور حروف یملون کے علاوہ ہیں۔

**مثالیں**

نوں تنوین	نوں ساکن
خَالِدًا فِيْهَا	مِنْ شَاهِدٍ
رَزْقًا قَالُوا	أَنْتَ
كِتَابٌ كَرِيمٌ	مَنْ جَاءَ

## سوالات سبق نمبر ۱۰

- ۱۔ نون ساکن اور تنوین کے کتنے قاعدے ہیں؟ سب کے نام بیان کریں۔
- ۲۔ اظہار کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں اور اظہار کا قاعدہ مع امثلہ بیان کریں۔
- ۳۔ ادغام کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان فرمائیں اور ادغام کا قاعدہ مثال دے کرو اضچ کریں۔
- ۴۔ نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر ”بَا“ آجائے تو کونسا قاعدہ جاری ہو گا؟ مثال سے واضح کریں۔
- ۵۔ اخفاء کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں نیز یہ بھی بتائیں کہ حروف اخفاء کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟
- ۶۔ اقلاب کے لغوی اور اصطلاحی معنی بتائیں اور مثال بھی دیں۔



## سبق نمبر ۱۱

### ميم ساكن کے قواعد

ميم ساكن کے تین قواعد ہیں

(۱) ادغام شفوی      (۲) اخفای شفوی      (۳) اظہار شفوی

(۱) ادغام شفوی:

ميم ساكن کے بعد ميم آجائے تو وہاں ادغام شفوی مع الغنة ہوگا۔ مثلاً وَكُمْ مِنْ

(۲) اخفای شفوی:

ميم ساكن کے بعد حرف ”بَا“ آجائے تو وہاں اخفای شفوی مع الغنة ہوگا۔

مثلاً وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَشِيرٌ

(۳) اظہار شفوی:

ميم ساكن کے بعد حرف ”بَا“ اور ”ميم“ کے علاوہ اگر کوئی حرف آجائے تو  
وہاں اظہار شفوی ہوگا۔

مثلاً لَمْ يَلِدْ، وَلَمْ يُولَدْ، أَلَمْ تَرَ، أَلَمْ نَخْلُقْكُمْ

## سوالات سبق نمبر ۱۱

۱۔ ميم ساكن کے کتنے قواعد ہیں؟ سب کی تعریف مع امثلہ بیان کریں۔



## سبق نمبر ۱۲

### ادغام کا بیان

ادغام کی بنیادی طور پر تین فرمیں ہیں: جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

- (۱) ادغام مُثُلِّین      (۲) ادغام مُتَجَانِسِین      (۳) ادغام مُمْقَارِین  
 (۱) ادغام مُثُلِّین : (دو ہم مثل حروف کا جمع ہونا)

اگر کسی ساکن حرف کے بعد وہی حرفاً متحرک حالت میں دوبارہ آجائے تو  
وہاں ادغام مُثُلِّین ہوگا۔

مثلاً مِنْ نُطْفَةٍ، عَنْ نَفْسٍ، قُلْ لَكُمْ

موالع ادغام: مُثُلِّین میں موالع ادغام حروف مدد ہیں واؤ و مدہ کے بعد (واو)  
متحرک آجائے اور یا مددہ کے بعد "یا" آجائے تو وہاں ادغام نہ ہوگا۔

مثلاً قَالُوا وَهُمْ فِي يَوْمٍ

(۲) ادغام مُتَجَانِسِین: (دو ہم مخرج حروف کا جمع ہونا)

اگر کسی ساکن حرف کے بعد اس کا ہم مخرج حرفاً متحرک حالت میں آجائے تو  
وہاں ادغام مُتَجَانِسِین ہوگا۔

مثلاً غَبَدْتُمْ، أَحَطْتُ

موالع ادغام: مُتَجَانِسِین میں موالع ادغام حروف حلقی ہیں۔ پہلے حرفاً حلقی کا دوسراے  
متحرک حرفاً حلقی میں ادغام نہ ہوگا۔

مثلاً فَأَفْصَحْ عَنْهُمْ

(۳) ادغام مُتَقَارِبَيْنْ : (دو قربت والے حروف کا جمع ہونا)

اگر کسی ساکن حرف کے بعد کوئی متحرک حرف آجائے جو مخزن اور صفات کے اعتبار سے یہی کے قریب ہو تو وہاں ادغام ممکن رہے گا۔

مَثَلًا مَنْ رَبَّكَ قُلْ رَبِّيْ

**موالح ادغام:** متقارین میں مانع ادغام ثقل کا نہ پایا جانا ہے اگر دو قربت والے حروف کے پڑھنے میں ثقل نہ پایا جائے تو وہاں ادغام نہیں ہوگا۔

مشالٰ قُلْنَا

قراء کے اختلاف و اتفاق کی بنیاد پر ادغام کی دو قسمیں ہیں

## ۱) ادغام واجب (۲) ادغام جائز

(۱) ادغام واجب : ادغام کے دوران اگر پہلا حرف خود ہی ساکن ہو تو تمام قراءت کے نزدیک ادغام کرنا واجب ہے اس کو ”ادغام واجب“ کہتے ہیں اور ادغام صغیر بھی کہتے ہیں۔ مثلاً یُد رَجُلُمْ

(۲) ادغام جائز : ادغام کے دوران اگر دونوں حرف متحرک ہوں تو پہلے حرف کو ساکن کر کے جو ادغام کیا جائے اسے قراءے کے اختلاف کی وجہ سے ادغام جائز کہتے ہیں اور اس کو ادغام کبیر بھی کہتے ہیں۔ پر ادغام پورے قرآن مجید میں پانچ جگہوں پر ہوا

- ८ -

**أَتَا مُرْوُنِي ، أَتَحَاجُونِي ، مَكَنِي ، لَا تَأْمَنَا ، نِعْمًا**

مدغم اور مددغم فیہ کے اعتبار سے ادغام کی اقسام

(۱) ادغام ناقص    (۲) ادغام تام

(۱) **ادغام ناقص** : ادغام کے دوران مغم کی کوئی صفت مغم فیہ میں باقی رہے تو اسے ادغام ناقص کہتے ہیں۔

**مثلاً مَنْ يَقُولُ بَسْطَهُ**

(۲) **ادغام تام** : ادغام کے دوران مغم کی کوئی صفت مغم فیہ میں باقی نہ رہے تو اسے ادغام تام کہتے ہیں۔

**مثلاً مِنْ لَدُنْهُ**

## سوالات سبق نمبر ۱۲

- ۱۔ ادغام کی بنیادی طور پر کتنی قسمیں ہیں؟ سب کی تعریف کریں۔
- ۲۔ ادغام واجب، ادغام جائز، ادغام تام اور ادغام ناقص میں سے ہر ایک کی تعریف کریں۔
- ۳۔ ادغام مشین، متجنسین اور متقارین کے موانع بیان کریں۔



## سبق نمبر ۱۳

### غُنہ کا بیان

**غُنہ :** ناک میں آواز لے جانا۔

**غُنہ کی اقسام :** اس کی مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں۔

(۱) غُنہ آنی      (۲) غُنہ زمانی

(۱) **غُنہ آنی :** یہ غُنہ ”م“، اور ”نوں“ کی ذات میں پایا جاتا ہے یعنی اس کے بغیر ”م“ اور ”نوں“ ادا ہو ہی نہیں سکتے۔ یہ غُنہ ”میم“ اور ”نوں“ کو ادا کرتے وقت آن واحد میں ادا ہوتا ہے۔

(۲) **غُنہ زمانی :** وہ غُنہ جس کی آواز تھوڑی دیرناک میں جاری رہتی ہے یعنی ایک الف کی مقدار۔

### غُنہ زمانی کی اقسام

اس کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں۔

(۱) غُنہ مُظہرہ      (۲) غُنہ مُخْفی

(۱) **غُنہ مُظہرہ :** اس غُنہ کی آواز ظاہر ہوتی ہے یہ غُنہ ”ن“، اور ”میم“ مشدود میں استعمال ہوتا ہے یہ غُنہ اپنے مخرج سے جم کر ادا ہوتا ہے یعنی زبان نوں یا میم کے مخرج سے جم کر لگتی ہے۔ (مطلوب یہ ہے کہ اس غُنہ میں نوں اور میم کی ذات کا اظہار ہوتا ہے کہ مخرج سے قوی تعلق رہتا ہے)      مثلاً آن = حَمَّ

(۲) **غُنہ مُخْفی :** اس غُنہ کی آواز پوشیدہ ہوتی ہے یہ غُنہ ادا کرتے وقت زبان

مخرج سے تھوڑا سا ہٹ کر گئی ہے۔ (یعنی اس غنہ میں نون اور میم کی ذات چھپ جاتی ہے کہ مخرج سے ان کا تعلق کمزور ہوتا ہے) مثلاً آئت

### سوالات سبق نمبر ۱۳

- ۱۔ غنہ کے کہتے ہیں؟
- ۲۔ غنہ کی کتنی اقسام ہیں مع تعریف و امثلہ بیان کریں۔
- ۳۔ غنہ زمانی کی اقسام مع امثلہ بیان کریں۔



## سبق نمبر ۱۳

### الف، لام، راء کی تفحیم و ترقیق کا بیان

**تفحیم:** پُر پڑھنا

**توفیق:** باریک پڑھنا

کل حروف تجھی میں صرف الف، لام اور راء میں ایسے حروف ہیں جو کبھی پُر اور کبھی باریک پڑھے جاتے ہیں اور باقی ۲۶ حروف ہمیشہ پُر یا باریک پڑھے جاتے ہیں۔

#### الف کی تفحیم و ترقیق

الف کے پُر اور باریک ہونے کا انحصار ما قبل پر ہے۔ اگر ما قبل پُر ہو تو الف بھی پُر اور اگر ما قبل باریک ہو تو الف بھی باریک پڑھا جاتا ہے۔  
مثلاً ”قالُوا“ میں پُر اور ”مَالٌ“ میں باریک پڑھا جائیگا۔

#### لام کی تفحیم و ترقیق

لام ہمیشہ باریک پڑھا جاتا ہے لیکن اسم جلالت ”اللَّهُ“ کا لام اس سے جدا ہے کیونکہ یہ بعض صورتوں میں پُر بھی پڑھا جاتا ہے۔ اگر اسم جلالت ”اللَّهُ“ عزوجل کے لام سے پہلے زبر یا پیش آجائے تو پُر پڑھا جائے گا اور اگر اس سے پہلے زیر آجائے تو یہ باریک پڑھا جائے گا۔

مثلاً **أَللَّهُ، فَاللَّهُ، إِنَّ اللَّهَ** میں لام پُر اور **بِاللَّهِ** میں لام باریک پڑھا جائے گا۔

## دا کا بیان

راکی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

- (۱) رامتحر کہ      (۲) راساکنہ      (۳) راموقوفہ      (۴) رامشد دہ
- (۵) رامرامہ      (۶) راممالہ

(۱) **رامتحر کہ**: متھر ک ہونے کی صورت میں را پر زبریا پیش ہو تو را پر اور زیر ہو تو را باریک پڑھی جائے گی۔ مثلاً قَدَرَ، يَنْصُرُ میں پر اور شَرِب میں باریک

(۲) **راساکنہ**: ساکن ہونے کی صورت میں مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

- ۱۔ راساکنہ کا ماقبل اگر مفتوح یا مضموم ہو تو پر پڑھی جائے گی مثلاً فَدَرُ هُمْ، اُنْظُرُ
- ۲۔ راساکنہ سے پہلے کسرہ عارضی ہو تو باوجود کسرہ کے ”ر“ پر پڑھی جائے گی۔

**مثلاً إِرْجَعٰي**

۳۔ راساکنہ سے پہلے کسرہ دوسرے لکھے میں ہو تو باوجود کسرہ کے را پر پڑھی جائے گی۔

**مثلاً رَبُّ ارْحَمْهُمَا**

۴۔ راساکنہ کے بعد حروف مستعملیہ اسی کلمہ میں ہو تو ”ر“، پر پڑھی جائے گی۔ مثلاً قِرْطَاسِ

(۳) **راموقوفہ**: جب ”ر“ پر وقف کیا جائے اس کی تین صورتیں ہیں۔

- ۱۔ ”ر“ موقوفہ کا ماقبل حرف مفتوح یا مضموم ہو تو پر اور اگر ماقبل مکسور ہو تو ”ر“ باریک پڑھی جائے گی۔ مثلاً لَمْ يَنْصُرُ، وَالْقَمَرُ يَهَاں پر پڑھی جائے گی۔
- ۲۔ ”ر“ موقوفہ کا ماقبل بھی ساکن ہو اور اس کا ماقبل مفتوح یا مضموم ہو تو پر اور مکسور ہو تو ”ر“ باریک پڑھی جائے گی۔

**مثلاً وَالْطُّورِ، حِجْرِ، وَالْفَجْرِ**

۳۔ ”ر“ موقوفہ کا ماقبل یا یے ساکنہ ہو تو ہر حال میں ”ر“ باریک پڑھی جائے گی۔

مثلاً خَيْرٌ، قَدِيرٌ

(۲) را مشدده: جس ”را“ پر تشدید ہوا اگر اس پر زبریا پیش ہو تو پر اور اگر زیر ہو تو باریک پڑھی جائے گی۔ مثلاً مُسْتَمِرًا ، شَرٌّ ، ذُرِّيَّةٌ

(۵) رامرامہ: جس را پر وقف بالروم کیا گیا ہو وہ ”را“ اپنی حرکت کے موافق پڑھی جائے گی۔ پیش کی صورت میں پر۔ جیسے شَكْوُرٌ اور زیر کی صورت میں باریک جیسے قَذْرٍ

(۶) راممالہ: ”را“ ممالہ وہ را ہے جس میں امالہ کیا گیا ہوا اور یہ ”را“ باریک پڑھی جاتی ہے۔ جیسے مَجْرِهَا

### ☆الحاصل ☆

#### پُر ہونے کی صورتیں

(۱) رامفتوح یا مضموم ہو۔

(۲) راساکن ہوا اور ماقبل مفتوح یا مضموم ہو۔

(۳) راساکن ہوا اور اس کے بعد حروف مستعملیہ میں سے کوئی حرف اسی کلمہ میں ہو۔

(۴) راساکن سے پہلے زیر عارضی ہوا زیر دوسرا کلمے میں ہو۔

#### باریک ہونے کی صورتیں

(۱) مكسور ہو۔

(۲) راساکن سے پہلے زیر اصلی اسی کلمے میں ہوا اور فوراً بعد حروف مستعملیہ میں سے کوئی

حرف اسی کلمہ میں نہ ہو۔

## سوالات سبق نمبر ۱۳

- ۱۔ تخفیم اور ترقیت کسے کہتے ہیں؟
- ۲۔ وہ کون کون سے حروف ہیں جو بھی پُر اور بھی باریک پڑھے جاتے ہیں؟
- ۳۔ لام کہاں پُر اور کہاں باریک پڑھا جائے گا؟



## سبق نمبر ۱۵

### استعاذه اور بسمه کا بیان

(اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنے کا بیان)

اسکی مندرجہ ذیل تین صورتیں ہیں۔

(i) تلاوت کسی ابتداء اور سورت کسی ابتداء : یہاں استعاذه اور بسمہ پڑھنا دونوں سنت مبارکہ ہیں۔

(ii) تلاوت کے درمیان اگر سورت آجائے : تو بسم اللہ پڑھنا سنت مبارکہ ہے۔

(iii) اگر سورت کے درمیان سے تلاوت شروع کسی تو استعاذه سنت مبارکہ ہے اور بسمہ مستحب ہے۔

**الحاصل :** شروع تلاوت میں اعوذ باللہ پڑھنا سنت مبارکہ ہے اور ابتدائے سورت میں بسمہ (بسم اللہ) پڑھنا سنت ورنہ مستحب ہے۔

**فتوٹ :** سورۃ برآعۃ سے اگر تلاوت شروع کی تو اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ لیں اور اگر سورت برآعۃ تلاوت کے درمیان میں آجائے تو بسم اللہ کی حاجت نہیں۔  
(بہار شریعت حصہ سوم ص ۲۰۶ مطبوعہ شبیر برادر زلاہور)

### وصل (ملانا) فصل (جُدا کرنا)

1۔ اگر ابتدائے سورت اور ابتدائے تلاوت ہو تو اسکی چار صورتیں ہیں۔

**ا۔ وصل کل :** (سب کو ملانا) استغاذہ، بسمہ اور سورۃ کو ملکار ایک ہی سانس میں پڑھنا۔ جیسے اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ۔

**۲۔ فصل کل :** استغاذہ، بسمہ اور سورۃ کو علیحدہ پڑھنا یعنی ہر ایک پر وقف کرنا جیسے اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ۔

**۳۔ وصل اول فصل ثانی :** (پہلے کو ملانا اور دوسرے کو جدا کرنا) استغاذہ اور بسمہ کو ایک ہی سانس میں پڑھنا اور سورۃ کو دوسرے سانس سے پڑھنا جیسے اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ۔

**۴۔ فصل اول وصل ثانی :** (پہلے کو جدا کرنا اور دوسرے کو ملانا) استغاذہ کو جدا کرنا اور بسمہ اور سورت کو ایک ہی سانس میں ملا کر پڑھنا۔ جیسے اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ۔

**نوٹ :** ابتدائے سورت اور ابتدائے تلاوت میں مندرجہ بالا چاروں صورتیں جائز ہیں لیکن فصل اول وصل ثانی بالثالث بہتر ہے۔

**2۔ اگر درمیان تلاوت اور ابتدائے سورت ہو تو اسکی بھی چار صورتیں ہیں ان میں سے تین جائز اور ایک ناجائز ہے۔**

**جائز صورتیں :**

**ا۔ وصل کل :** پہلی سورت کے آخر، بسمہ اور دوسری سورت کی پہلی آیت ان

تینوں کو ملَا کر ایک سانس میں پڑھنا جیسے وَمِنْ شَرّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ<sup>۵</sup>

۲- **فصل کل** : پہلی سورت کے آخر، بسملہ اور دوسری سورت کی پہلی آیت ان تینوں کو علیحدہ علیحدہ سانس سے پڑھنا جیسے وَمِنْ شَرّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ<sup>۵</sup>

۳- **فصل اول وصل ثانی** : پہلی سورت کے آخر کو جدا کرنا اور بسملہ اور دوسری سورت کی پہلی آیت کو ملَا کر ایک سانس میں پڑھنا جیسے وَمِنْ شَرّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ<sup>۵</sup> یہی بہتر ہے۔

### ناجاہز صورت :

۴- **وصل اول فصل ثانی** : پہلی سورت کا آخر اور بسملہ کو ملَا کر ایک ہی سانس میں پڑھنا اور دوسری سورت کی پہلی آیت کو جدا کرنا یعنی الگ سانس سے پڑھنا جیسے وَمِنْ شَرّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ<sup>۵</sup> یہ صورت ناجاہز ہے کیونکہ بسملہ کا تعلق دوسری سورت کے آغاز سے ہے پہلی سورت کے اختتام سے ملا کر پڑھا تو ظاہر معلوم ہو گا کہ بسملہ کا تعلق پچھلی سورت سے ہے حالانکہ بسملہ کا تعلق ابتدائے سورت سے ہوتا ہے۔ ناجاہز ہونے کا معنی یہ کہ اہل فن کے نزدیک ایسا کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

### 3- اگر درمیان سورت اور ابتدائے تلاوت ہو:

اگر درمیان سورت اور ابتدائے تلاوت ہو تو استعاذه یعنی تعوذ پڑھنا سنت مبارکہ ہے بسملہ پڑھنا مستحب ہے لازمی نہیں اگر بسملہ پڑھا جائے تو اس کی

چار صورتیں ہیں جن میں سے دو جائز اور دونا جائز ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

### جائے صورتیں :

۱۔ **فصل کل :** استعاذه، بسمله اور آیت کو جدا جدا کر لے تین سانسوں میں پڑھنا جیسے اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواۖ۔ یہی بہتر ہے۔

(۲) **وصل اول فصل ثانی :** استعاذه اور بسمله کو ملا دینا جبکہ آیت کو جدا کر دینا جیسے اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواۖ۔

### ناجائے صورتیں :

(۳) **وصل کل :** استعاذه، بسمله اور آیت کو ملا دینا۔  
جیسے اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواۖ۔

۴۔ **فصل اول و وصل ثانی :** استعاذه و علیحدہ کرنا اور بسمله اور آیت کو ملا کر ایک ہی سانس میں پڑھنا جیسے اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الشَّيْطَنُ يَعْدُ كُمُ الْفَقْرَ ۝  
نوٹ: ناجائز ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ ملانے سے کہیں معنوی خرابی لازم نہ آئے جیسے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الشَّيْطَنُ يَعْدُ كُمُ الْفَقْرَ ۝ اور اگر معنوی خرابی لازم نہ آئے تو یہ صورتیں بھی جائز ہیں۔

اگر بسمله تلاوت کے دوران پڑھی نہ جائے تو اسکی دو صورتیں بنیں گی۔

(i) **وصل** : استغاثہ اور آیت ملکرا کیک ہی سانس میں پڑھنا

جیسے أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا.

(ii) **فصل** : یعنی استغاثہ اور آیت کو جدا کر کے پڑھنا

جیسے أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا. یہی بہتر ہے۔

**نوث** : فصل بہتر ہے کیونکہ استغاثہ قرأت کا حصہ ہے۔ جہاں استغاثہ کو آیت سے

ملانے میں معنی کے اعتبار سے خرابی لازم نہ آتی ہو وہاں وصل جائز ہے اور فصل بہتر ہے

اور جہاں خرابی لازم آتی ہو وہاں فصل ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

**ضروری وضاحت** : معنی کے اعتبار سے خرابی کا مطلب یہ ہے کہ استغاثہ

کے ساتھ وصل کرتے ہوئے یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ اس آیت کے شروع میں اللہ

عزوجل کے ذاتی وصفاتی ناموں میں سے کوئی نہ ہو مشائلاً

(۱) أَلَّرَحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى

(۲) أَللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَى

## سوالات سبق نمبر ۱۵

- ۱۔ تلاوت کے لیے استعافہ اور بسملہ کب سنت اور کب مستحب ہے؟  
نیز سورۃ براءت سے پہلے کب پڑھے جائیں اور کب ترک کیا جائے؟
- ۲۔ وصل اور فصل کی تعریف بیان کریں اور مثالیں بھی دیں۔
- ۳۔ ابتدائے سورت اور ابتدائے تلاوت میں وصل اور فصل کی جائز صورتیں بیان فرمائیں اور جوان میں بہتر ہیں انکی وضاحت کریں۔
- ۴۔ اگر ابتدائے تلاوت اور درمیان سورۃ ہو تو وصل اور فصل کی کل کتنی صورتیں ہوں گی؟ جائز اور ناجائز کی وضاحت کریں اور ہر ایک کی مثالیں دیں۔
- ۵۔ اگر درمیان تلاوت اور ابتدائے سورت ہو تو وصل اور فصل کب جائز اور کب ناجائز ہو گا نیز ہر ایک کی وضاحت بمع امثلہ تحریر فرمائیں۔



## سبق نمبر ۱۶

### مَذَّاتٍ کا بیان

**مَذْ کا لغوی معنی :** المباکرنا، کھینچنا

**مد کا اصطلاحی معنی :** حروف مده اور حروف لین پر آواز کے دراز کرنے کو کہتے ہیں۔

### مد کی اقسام

مد کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں۔

۱- مد اصلی      ۲- مد فرعی

(۱) **مد اصلی :** اگر حروف مده کے بعد مد کا سبب نہ ہو تو اسے مد اصلی کہتے ہیں۔ جیسے نُوْ جِیْہا (اس کی مقدار ایک الف ہے)

(۲) **مد فرعی :** اگر حروف مده اور لین کے بعد مد کا کوئی سبب پایا جائے تو اسے مد فرعی کہتے ہیں۔ جیسے جَاءَ

### اسبابِ مد

۱- همزہ      ۲- سکون

۱- **همزہ والی مَذَّاتٍ :**

اگر سببِ مد همزہ ہو تو اس کی ۱۲ اقسام ہوں گی۔

۱- مُتَّصِل      ۲- مُنْفَصِل

(۱) **مد مُتَّصِل :** اگر حروف مده کے بعد همزہ اسی کلمے میں ہو تو اسے مد متصل یا

مواجب کہتے ہیں اس لئے کہ تمام قراءے سے مد ہی ثابت ہے قصر ثابت نہیں ہے۔  
مثلاً سَاءَ، مَاءَ

(۱) **مد منفصل:** اگر حروف مده کے بعد ہمزہ دوسرے کلمے میں ہوتا سے مد منفصل یا مد جائز کہتے ہیں اس لئے کہ اس میں قصر بھی ثابت ہے۔

**مقدار :** مد تصل و منفصل کی مقدار دو، اڑھائی اور چارالف تک ہے اس کے علاوہ مد منفصل میں قصر (ایک الف کی مقدار کھینچنا) بھی جائز ہے۔

### سکون والی مدادات

سکون ۲ قسم کا ہوتا ہے۔

۱۔ سکون عارضی    ۲۔ سکون اصلی

(۱) **سکون عارضی والی مدادات :** جو سکون وقف کی وجہ سے ہوا سے سکون عارضی کہتے ہیں۔ اسکی مندرجہ ذیل ۲ اقسام ہیں۔  
۱۔ مد عارض    ۲۔ مد لین عارض

(۱) **مد عارض:** اگر حروف مده کے بعد سکون عارضی ہوتا سے مد عارض کہتے ہیں۔

مثلاً مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ - أَرْحَمِنِ الرَّجِيمِ

(۲) **مد لین عارض:** اگر حروف لین کے بعد سکون عارضی ہوتا سے مد لین عارض کہتے ہیں۔ مثلاً وَ الصَّيْف

**مقدار :** مد عارض ولین عارض میں طول (لما کرنا)، بوسط (درمیانی حالت میں پڑھنا)، قصر (چھوٹا کرنا)، تینوں جائز ہیں ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ مد عارض میں

طول افضل ہے اور اس کے بعد توسط اور پھر قصر ہے جبکہ مد لین عارض میں قصر افضل ہے اس کے بعد توسط اور پھر طول ہے۔

### ۶۔ سکون اصلی والی مددات

جو سکون وقف و صل میں سکون میں رہے اسے سکون اصلی کہتے ہیں اسکی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں۔

۱۔ مد لازم      ۲۔ مد لین لازم

(۱) **مد لازم:** اگر حروف مده کے بعد سکون اصلی ہو تو اسے مد لازم کہتے ہیں۔

مثلاً حَاجَّ

(۲) **مد لین لازم:** اگر حروف لین کے بعد سکون اصلی ہو تو اسے مد لین لازم کہتے ہیں۔      مثلاً غَيْنٌ

**مقدار :** مد لین لازم میں طول، توسط اور قصر تینوں جائز ہیں اس میں طول بہتر ہے۔

### مد لازم کی اقسام

مد لازم کی مندرجہ ذیل ۱۲ اقسام ہیں۔

۱۔ مد لازم کلمی (جو کلمے میں ہو)

۲۔ مد لازم حرفي (جو حرف میں ہو)

(۱) **مد لازم کلمی:** اس کی ۱۲ اقسام ہیں۔

۱۔ مد لازم کلمی مشقی      ۲۔ مد لازم کلمی خفی

۳۔ **مد لازم کلمی مشقی:** اگر حروف مده کے بعد کلمہ میں سکون اصلی بالتشدید ہو تو

اسے ملازم کلمی مشغل کہتے ہیں۔  
مشلاً ضالاً

**۲۔ مد لازم کلمی مخفف:** اگر حروف مده کے بعد کلمہ میں سکون اصلی بلا تشدید ہو تو اسے ملازم کلمی مخفف کہتے ہیں۔

مشلاً آلن

(۲) مددگار حرفی: اس کی بھی ۱۲ اقسام ہیں۔

(ا) ملازم حرفی مشغل (ii) ملازم حرفی مخفف

(ا) **مد لازم حرفی مثقل** : اگر حروف مده کے بعد حرف میں سکون اصلی بالتشدید ہوتا سے ملازم حرفی مثقل کہتے ہیں۔ مثلاً الْمَ

(ii) **مد لازم حرفی مخفف:** اگر حروف مدد کے بعد حرف میں سکون اصلی بالا جرم ہوتا سے ملازم حرفی مخفف کہتے ہیں۔ مثلاً ق (قاف) نوٹ : ملازم کی تمام اقسام میں طول ہی ہوگا۔

مِرَاتِبُ الْمَهَدَّاتِ

(۱) ملازم سب سے قوی ہے (۲) متصل (۳) معارض (۴) منفصل  
 (۵) ملین لازم (۶) ملین عارض جو سب سے ضعیف مدد ہے۔

طول، توسط، اور قصر کی مقداریں

(۱) طول: پانچ الاف (ایک قول کے مطابق ۲۳ الاف)

(۲) توسط : تین الف (ایک قول کے مطابق ۱۲ الف)

(۳) قصر : ایک الف ہے۔

## سوا لات سبق نمبر ۱۶

- ۱۔ مدد کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں۔
- ۲۔ مدد کی بہیادی طور پر کتنی اقسام ہیں نیز اسباب مدد بھی بیان کریں۔
- ۳۔ اگر سبب مدد ہمزرہ ہو تو اس کی کتنی اقسام ہو گئی اور ان کی مقدار کتنی ہو گی؟
- ۴۔ مدد لازم کی کتنی اقسام ہیں؟
- ۵۔ مدد لازم حرفی مشغل اور حرفی مخفف کی تعریف کریں۔
- ۶۔ مراتب المدات بیان کریں۔
- ۷۔ سکون کی کتنی اقسام ہیں نیز سکون والی مدادت کی تعریف بیان کریں۔



## سبق نمبر ۷

### وقف کا بیان

**وقف کا لغوی معنی :** ٹھہرنا، رکنا

**وقف کا اصطلاحی معنی :** اصطلاح تجوید میں کلمہ کے آخر پر سانس اور آواز توڑ دینا اور موقوف علیہ (جس پر وقف کیا جائے) اگر متحرک ہو تو ساکن کر دینا وقف کہلاتا ہے۔

### وجوهات وقف

وجوهات وقف چار ہیں۔

(i) **وقف اضطراری :** وہ وقف ہے جو اپنی مرضی سے نہ کیا جائے بلکہ تگی سانس یا کھانسی وغیرہ کی وجہ سے مجبوراً وقف کیا جائے۔

(ii) **وقف اختباری :** یہ سمجھنے اور سمجھانے کے لیے وقف کیا جائے کہ موقوف علیہ کو کیسے پڑھنا ہے۔

(iii) **وقف انتظاری :** روایتوں کے اختلاف کو پورا کرنے کیلئے ایک روایت کے بعد دوسری روایت کے انتظار میں جو وقف کیا جائے۔

(iv) **وقف اختیاری :** سانس ہونے کے باوجود اپنے ارادے اور اختیار سے وقف کرنا۔

### وقف اختیاری کی اقسام

(i) **وقف تمام :** جہاں معنی اور جملہ پورا ہو جائے یعنی جس کلمہ پر وقف کیا جائے اس

کا بعدوا لے جملے اور اس کے معنی سے تعلق نہ ہو۔ مثلاً مَلِكٌ يَوْمَ الدِّينِ پر وقف کر کے ایاکَ نَعْبُدُ سے ابتداء کرنا۔

(ii) وقف کافی : جس کلمہ پر وقف کیا وہاں معنی کے اعتبار سے بعدوا لے کلمہ سے تعلق ہوا اور لفظی تعلق نہ ہو۔ مثلاً وَبِالْأُخْرَةِ هُمْ يُوْقِنُونَ پر وقف کر کے اولِئکَ عَلَى هُدَىٰ سے پڑھنا۔

(iii) وقف حسن : جس کلمہ پر وقف کیا جائے اس کا بعدوا لے کلمہ سے معنی کے اعتبار سے اور لفظی تعلق دونوں ہوں لیکن وقف کرنے سے معنی فاسد نہ ہوتے ہوں اور نہ ہی معنی میں ابہام پیدا ہوتا ہو۔ مثلاً الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ میں الْحَمْدُ لِلَّهِ پر وقف کرنا۔

وقف قبیح : جس کلمہ پر وقف کیا جائے اس کا بعدوا لے کلمہ سے معنی کے اعتبار سے اور لفظی تعلق دونوں ہوں لیکن وقف کرنے سے معنی فاسد ہو جائے یا معنی میں ابہام پیدا ہو جائے۔

مثلاً الحمد لله کے الحمد پر وقف کرنا، بسم الله کے بسم پر وقف کرنا۔  
احکام : وقف تام اور وقف کافی میں ابتداء ہوگی اور وقف حسن اور وقف فتح میں اعادہ ہوگا۔

ابتداء : جس کلمہ پر وقف کیا جائے اس سے آگے پڑھنا۔  
مثلاً قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پر وقف کر کے اللَّهُ الصَّمَد سے پڑھنا۔

اعادہ : موقف علیہ یا اس سے پہلے والے کلمے کو لوٹا کر پڑھنا جیسے الحمد لله پر وقف کیا تو دوبارہ الحمد ہی سے شروع کرے (یعنی الحمد لله رب العالمین پڑھنا)

### طريقہ وقف (یعنی کس طرح وقف کیا جائے)

(i) اگر موقوف علیہ پر زبر، زیر، پیش، دوزیر اور دوپیش ہوں تو ان کو ساکن کر دیں گے۔

جیسے گستب سے گستب ۵الخطب سے الخطب ۰

اعبُدُ سے اعْبُدُ مَسَدِ سے مَسَدِهَ أَحَدُ سے أَحَدُ ۰

(ii) موقوف علیہ پر دوز بر ہوں تو وقوف میں الف سے بدل دیں گے۔

جیسے الْفَافَا سے الْفَافَا

(iii) موقوف علیہ پر گول تا ”ة“ ہو تو وقف میں اس کو ها ”ه“ سے بدل دیں گے۔

مثلاً قُوَّةً سے قُوَّةً

نوٹ : اگر لمبی ”تا“ ہے تو وقف میں ”تا“ ہی رہے گی۔ مثلاً بَيْنَت سے بَيْنَت

(iv) موقوف علیہ ساکن ہو تو صرف آواز اور سانس توڑ کر وقف کریں گے مثلاً (وَالنَّحْرُ)

### موقوف علیہ کے لحاظ سے وقف کی اقسام

(i) وقف بالاسکان : جس پر وقف کیا اس کو ساکن کر دیا جائے یہ تینوں حرکتوں میں

ہوتا ہے۔ مثلاً جیسے گستب ۵الخطب ۰اعبُدُ

(ii) وقف بالروم : موقوف علیہ کی حرکت کے تھائی حصہ پڑھنے کو روم کہتے ہیں یہ

وقف زیر، پیش میں ہوتا ہے۔ دوزیر، دوپیش بھی اسی میں شامل ہیں۔ مثلاً الْقَوْمُ ، قَوْمٌ

اور الْرَّسُولُ رَسُولُ

(iii) وقف بالاشمام : موقوف علیہ کو ساکن کر کے ہونٹوں سے ضمہ کی طرف

اشارہ کرنا یہ وقف ضمہ ہی میں ہوتا ہے۔ مثلاً الْرَّسُولُ ، رَسُولُ

## سوالات سبق نمبر ۷ا

- ۱۔ وقف کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں۔
- ۲۔ وجوہات وقف بیان کریں۔
- ۳۔ وقف اختیاری کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟
- ۴۔ وقف کس طرح کیا جائے؟ بیان کریں۔
- ۵۔ موقوف علیہ کے لحاظ سے وقف کی اقسام بیان کریں۔



## سبق نمبر ۱۸

### رموز اوقاف

عربی گرامر جانے بغیر وقف کی صحیح پہچان نہیں ہو سکتی لہذا قراء حضرات نے ہماری آسانی کے لئے کچھ رموز (علامات) مقرر کئے ہیں تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ کس جگہ وقف کرنا ہے اور کس جگہ نہیں کرنا۔

### کچھ ضروری رموز اوقاف

(۱) **گول دائرة** (O) : یہ وقف آیت کی علامت ہے یا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ یہاں آیت کامل ہو گئی ہے یہاں رکنا چاہیئے۔

(۲) **م** : یہ وقف لازم کی علامت ہے یہاں ٹھہرنا لازم ہے اگر نہ ٹھہر تو مطلب کچھ کا کچھ ہو جانے کا خوف ہے۔

(۳) **ط** : یہ وقف مطلق کی علامت ہے مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب پورا ہوتا ہے۔ یہاں پڑھہرنا چاہیئے کہ کلام تام ہو جاتا ہے۔

(۴) **ج** : یہ وقف جائز کی علامت ہے یہاں پڑھہرنا بھی جائز ہے اور نہ ٹھہرنا بھی جائز ہے۔ معنی سمجھانے اور قرأت کو خوبصورت کرنے کے لیے ٹھہرنا مستحسن (اچھا) ہے۔

(۵) **ز** : یہ وقف مجوز (جائز وقف) کی علامت ہے۔ یہاں پڑھہرنا ضعیف ہے۔

(۶) **ص** : یہ وقف مخصوص کی علامت ہے۔ یہاں پڑھہرنا بہتر ہے لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے لیکن ”ز“ کے مقابل یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

(۷) **صلے** : اس علامت سے مراد یہ ہے کہ یہاں ملا کر پڑھنا اولیٰ (بہتر) ہے۔

لہذا یہاں ملا کر پڑھنا چاہیے۔

(۸) ق: اس علامت سے مراد ہے کہ یہاں پر ملا کر پڑھنا اولیٰ (بہتر) ہے۔

(۹) فق: یہ علامت اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ یہاں پڑھنے جاؤ۔ لہذا پڑھنے جانا چاہیے۔

(۱۰) سکته: یہ سکته کی علامت ہے یعنی یہاں پر لمحہ پڑھنے چاہیے اس طرح کہ سانس جاری رہے اور آواز رک جائے۔

(۱۱) وقفہ: اس سے مراد بھی کچھ لمحہ کیلئے پڑھنا لیا جاتا ہے لیکن سکته کی نسبت کچھ زیادہ لیکن سانس کا جاری رکھنا ضروری ہے اور آواز کارک جانا۔

(۱۲) ل: کے معنی ہیں نہیں۔ یہ علامت کہیں آیت کے اوپر آتی ہے اور کہیں آیت کے دوران۔ اگر آیت کے درمیان میں یہ علامت آجائے تو ہرگز نہیں پڑھیں گے اگر آیت

(۱۳) کے اوپر ہو تو یہاں علماء کا اختلاف ہے یعنی بعض کے نزدیک پڑھنا چاہیے اور بعض کے نزدیک نہیں پڑھنا چاہیے لیکن پڑھنے یا نہ پڑھنے سے معنی میں خلل واقع نہیں ہوتا۔

**الحاصل:** ”گول دائرہ (۵) م، ط، ح“ ان علامتوں پر پڑھنے جانا چاہیے اور ”ز، ص، صلے، ق اور وقفہ“ ان جگہوں پر نہ پڑھنا ہی بہتر ہے۔ لہذا آیت ”۵، م، ط، ح“ پر کرنے کی عادت بنانی چاہیے دیگر علامات پر بوقت ضرورت قوی کو ضعیف پر ترجیح کی صورت میں اختیار دیا گیا ہے۔

## سوالات سبق نمبر ۱۸

- ۱۔ رموز اوقاف سے کیا مراد ہے؟
- ۲۔ ”گول دائرہ“، ”م“، ”ز“ اور ”صلے“ کی کی علامات ہیں؟
- ۳۔ وقفہ اور سکتہ میں فرق بیان کریں۔
- ۴۔ ”لا“، اگر آیت کے اوپر آجائے تو کیا کرنا ہوتا ہے؟ اور اگر دوران آیت آئے تو کیا کرنا چاہیے؟



## سبق نمبر ۱۹

### امالہ کا بیان

**لغوی معنی** : مائل کرنا۔

**اصطلاحی معنی** : زبر کوزیر کی طرف اور الف کو یا کی طرف مائل کر کے پڑھنا۔

روایتِ حفص میں سارے قرآن مجید میں صرف ایک جگہ لفظ مَجْرِيْهَا میں امالہ ہوا ہے یہ اصل میں مَجْرِيْهَا تھا۔ الف کو یا کی طرف مائل کیا تو مَجْرِيْهَا بن گیا پھر زبر کوزیر کی طرف مائل کیا تو مَجْرِيْهَا (مَجْرِيْهَا) بن گیا۔

**مَجْرِيْهَا امالہ صغراً اور مَجْرِيْهَا امالہ کبراً** ہے۔

روایتِ حفص میں امالہ کبراً ہی ہوتا ہے۔

**نوت** : امالہ کی را کو قطرے کی را کی طرح پڑھتے ہیں۔ امالہ صغراً میں آواز کا جھکاؤ زبر اور الف کے قریب ہوتا ہے اور امالہ کبراً میں آواز کا جھکاؤ زیر اور یا کے قریب ہوتا ہے جو کہ ماہر استاد پڑھ کر فرق بتاسکتا ہے۔

### سوالات سبق نمبر ۱۹

- ۱۔ روایتِ حفص کے مطابق قرآن پاک میں امالہ کتنے مقامات پر ہے اور وہ کون کون سے مقامات ہیں نشاندہی فرمائیں۔
- ۲۔ امالہ کے لغوی معنی اور اصطلاحی معنی کی مثال دے کر وضاحت فرمائیں۔
- ۳۔ امالہ صغراً اور امالہ کبراً سے کیا مراد ہے؟



## سبق نمبر ۲۰

# لحن کا بیان

**لغوی معنی :** غلطی، لب و لہجہ

**اصطلاحی معنی :** اصطلاح قراءے میں لحن سے مراد تجوید کے خلاف پڑھنا، قراءت سبعہ و عشرہ سے الگ ہو جانا، عربوں کے لہجے سے ہٹ جانا۔

### لحن کی اقسام

لحن کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں۔

۱- لحن جلی      ۲- لحن خفی

(۱) **لحن جلی :** (کھلی غلطی) بڑی اور ظاہر غلطی کو کہتے ہیں۔

**حکم :** اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمَن فتاویٰ بیزادیہ کے حوالے سے فرماتے ہیں ”ان اللّحن حرام بلا خلاف“ یعنی بے شک لحن جلی حرام ہے اس میں کسی کو اختلاف نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ص ۲۶۲ ج ۲۶۲ مطبوع رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

### لحن جلی کی صورتیں :

۱- ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا مثلاً أَلْحَمْدُ كَوَالْهَمْدُ پڑھنا

۲- ساکن کو متحرک کو ساکن پڑھنا خلقنا کو خلقنا پڑھنا (ساکن کو متحرک)

خَتَمَ اللَّهُ كَوَخَتَمَ اللَّهُ پڑھنا (متحرک کو ساکن)

۳- حرکت کو حرکت سے بدل دینا انعمت کو آنعمت پڑھنا

۴- کسی حرف کو بڑھا دینا یا گھٹا دینا فعل کو فعل پڑھنا (بڑھانا) لَمْ يُولَدْ كَوَلَمْ

يُولَدْ پڑھنا (گھٹانا)

۵۔ تخفیف کو مشدّ داول مشفّد کو تخفیف پڑھنا جیسے گذب کو گذب پڑھنا (تخفیف کو مشدّ د) اور صدقّ کو صدقّ پڑھنا (مشدّ کو تخفیف) نیز جیسے وَتَبْ کو وَقْف میں خیال نہ کرنے سے وَتَبْ ہو جاتا ہے۔

۶۔ مدّ لازم اور مدّ متصل میں قصر کرنا جیسے ضَالَّاً کو ضَالَّاً (قصر سے پڑھنا) وَالسَّمَاءِ کو وَالسَّمَاءِ پڑھنا

(۲) لحن خفی: (پوشیدہ غلطی) چھوٹی اور پوشیدہ غلطی کو کہتے ہیں یعنی ان چیزوں کو ترک کر دینا جو حروف کی خوبصورتی اور تحسین میں اضافہ کرتی ہیں اس سے معنی فاسد نہیں ہوتے مگر یہ مکروہ و ناپسند غلطی ہے شرعاً اس غلطی سے بچنا مستحب ہے۔

**لحن خفی کی صورتیں:** لحن خفی صفاتِ عارضہ کے صحیح طور پر ادا نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ مثلاً ادغام، اقلاب، اخفاء اور غئیہ کا صحیح طور پر ادا نہ ہونا اور مددات کا چھوٹا بڑا کرنا وغیرہ وغیرہ۔

## سوالات سبق نمبر ۲۰

- ۱۔ لحن کی بنیادی طور پر کتنی اقسام ہیں؟ لحن کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان فرمائیں۔
- ۲۔ لحن خفی کے لغوی اور اصطلاحی معنی تحریر فرمائیں۔
- ۳۔ لحن خفی کا حکم کیا ہے؟ اور لحن خفی کن کن صورتوں میں ہوتی ہے؟ مثالیں دے کر وضاحت کریں۔
- ۴۔ لحن جلی کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں نیزاں کی کتنی صورتیں ہیں مثال سے وضاحت فرمائیں۔
- ۵۔ لحن جلی کا حکم بیان کریں۔

## سبق نمبر ۲۱

### لام تعریف (آل) کا بیان

کسی اسم نکرہ کو معرفہ کرنے کے لئے اس سے پہلے (آل) لگادیتے ہیں اسے لام تعریف کہتے ہیں۔

بعض جگہ (آل) کا اظہار ہوتا ہے یعنی پڑھا جاتا ہے اور بعض جگہ ادغام کی وجہ سے نہیں پڑھا جاتا۔

**مثلاً الْقَمَرُ اور الشَّمْسُ**

**لام تعریف کا اظہار :** اگر (آل) کے بعد حروف قمریہ میں سے کوئی حرف ہو تو لام تعریف کو ظاہر کر کے پڑھیں گے۔ حروف قمریہ چودہ ہیں جن کا مجموعہ آئینے حجک وَ خَفْ عَقِيمَه مثلاً الْإِنْسَان - الْحَدِيثُ

**لام تعریف کا ادغام :** اگر (آل) کے بعد حروف شمسیہ میں سے کوئی حرف آجائے تو لام تعریف کا ادغام ہو گا یعنی رسم الخط کے طور پر کھا جائے گا مگر تلفظ سے لام ساقط ہو جائے گا حروف قمریہ کے علاوہ باقی حروف شمسیہ ہیں۔

**مثلاً الْرَّحْمَنُ، الْدَّيْنُ**

### سوالات سبق نمبر ۲۱

- ۱۔ لام تعریف کسے کہتے ہیں؟
- ۲۔ لام تعریف کہاں پڑھا جائیگا اور کہاں کہاں نہیں پڑھا جائے گا؟ مثالیں دے کرو اوضع کریں۔

## سبق نمبر ۲۲

### اجتما ع ساکنین

(دوساکنوں کا جمع ہونا)

قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر دوسارکن جمع ہو جاتے ہیں جسکی وجہ سے ان کو پڑھنے میں ثقل پیدا ہوتا ہے لہذا قراء حضرات نے اس ثقل کو دور کرنے کے لئے کچھ قوانین وضع کئے ہیں۔

#### اجتما ع ساکنین کی دو اقسام ہیں

۱۔ اجتما ع ساکنین علی حدّہ      ۲۔ اجتما ع ساکنین علی غیر حدّہ

(۱) اجتما ع ساکنین علی حدّہ: یعنی دوسارکنوں کا ایک ہی کلمہ میں جمع ہونا اس کی مندرجہ ذیل تین صورتیں ہیں۔

(i) دوسارکن ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن ”حرف مدہ“ اور دوسرا ساکن ”سکون اصلی“ ہوتا سے دراز کر کے پڑھیں گے۔ مثلاً ڈآبہ

(ii) دوسارکنوں کا ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہونا کہ پہلا ساکن ”حرف مدہ“ اور دوسرا ساکن ”سکون عارضی“ ہوتا پہلے ساکن کو دراز کر کے پڑھیں گے۔ مثلاً یَعْلَمُونَ

(iii) دوسارکنوں کا ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہونا کہ پہلا ساکن غیر مدہ اور دوسرا سکون عارضی ہوتا دونوں ساکنوں کو بغیر کھینچے باقی رکھ کر پڑھیں گے۔

مثالاً الْقَدْرُ ۵ وَالْعَصْرُ ۵

(۲) اجتما ع ساکنین علی غیر حدّہ: یعنی دوسارکنوں کا الگ الگ

کلموں میں جمع ہونا۔ اس کے مندرجہ ذیل چار قاعدے ہیں۔

(i) حذف کرنا (ii) ضمہ دینا (iii) فتحہ دینا (iv) کسرہ دینا

(i) **حذف کرنا** : جب دوسرا کن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا سا کن حرف مدد ہوا وردو سرے سا کن پرسکون اصلی ہوتا پہلے سا کن (حرف مدد) کو گرا کر اس کی حرکت کے موافق اگلے حرف سے ملا کر پڑھیں گے۔

مثلاً أَقِيمُوا الْوَزْنَ، اصل میں وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ تھا

فِي الْأَرْضِ اصل میں فِي الْأَرْضِ تھا۔

(ii) **ضمہ دینا**: جب دوسرا کن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا سا کن جمع کی میم (هُمْ ، كُمْ ، تُمْ ، هُمْ) ہو یا واو لین جمع ہوا وردو سرے سا کن کو ضمہ دے کر اگلے سا کن حرف سے ملا کر پڑھیں گے۔

مثلاً عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ، اصل میں عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ تھا وَرَأُوا العَذَابَ ، اصل میں وَرَأُوا العَذَابَ تھا۔

(iii) **فتحہ دینا**: جب دوسرا کن کلے میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا سا کن ”ن“ حرف جار ”من“ کا ہو یا حروف مقطعات میں سے میم ہوا وردو سرے سا کن پرسکون اصلی ہوتا پہلے سا کن کو فتحہ دے کر اگلے حرف سے ملا کر پڑھیں گے۔

مثلاً اللَّهُ (اللَّهُ لَمْ تَبْيَمْ اللَّهُ)، مِنَ اللَّهِ

(iv) **کسرہ دینا**: جب دوسرا کن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا سا کن نہ حرف مدد نہ جمع کی میم نہ واو لین جمع اور نہ ”ن“ میں حرف جار کا ہوا رہنے ہی حروف مقطعات کی میم ہو، یعنی ان سب کے علاوہ کوئی دوسرا سا کن ہوتا سے کسرہ دے کر اگلے

حرف سے ملا کر پڑھیں گے۔ مثلاً آمَ اللَّهُ أَصْلَ میں آمَ اللَّهُ تھا لِمَنْ ارْتَضَی

نون قطنی ☆

جب تنوین کے بعد کوئی حرف ساکن آجائے تو دوسرا کن جمع ہونے کی وجہ سے تنوین کے پوشیدہ نون کو اگلے کلمے کے ساتھ (کسرہ کے قانون کے مطابق) ہمیشہ زبردیں گے۔

**نبوت:** قرآن مجید میں علامت کے طور پر عموماً چھوٹا سا نون دیا ہوتا ہے۔

**مثلاً قدیمیٗ ۵ الَّذِي ملأ كُرْبَلَاءَ هنے کی صورت میں قدیمیٗ الَّذِي ہوگا**

**مُبِينٌ ۝ اَقْتُلُوا مَلَكَرْ پڑھنے کی صورت میں مُبِینٌ ۝ اَقْتُلُوا ہوگا۔**

سوالات سبق نمبر ۲۲

- اجتماں ساکنین سے کیا مراد ہے اور قرائے حضرات نے اس کے متعلق قوانین کیوں وضع کیے؟

اجتماں ساکنین کی کتنی اقسام ہیں؟

اجتماں ساکنین علی حدہ سے کیا مراد ہے؟ اس کی کتنی اقسام صورتیں ہوں گی؟

مثال دے کرو ا واضح کریں۔

اجتماں ساکنین علی غیر حدہ کیا ہے؟ اس کے کتنے قاعدے ہیں ہر قاعدہ مع امثلہ بیان کریں۔

## سبق نمبر ۲۳

### ہا کا بیان

قرآن مجید میں بعض کلمات کے آخر میں گول ہا (۵) کا استعمال ہوا ہے بنیادی طور پر (ہا) کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں۔

(۱) ہائے اصلیہ (۲) ہائے زائدہ

(۱) ہائے اصلیہ : کسی کلمے کی وہ "ہا" جو خود اس کلمے کی ہو اس سے ہائے اصلیہ کہتے ہیں مثلاً اللہ، غیر متشابهٰ وغیرہ کی ہا

(۲) ہائے زائدہ : کسی کلمے کی وہ ہا جو خود اس کلمے کی نہ ہوا سے ہائے زائدہ کہتے ہیں اسکی مندرجہ ذیل تین اقسام ہیں۔

(i) ہائے ضمیر (ii) ہائے سکته (iii) ہائے مدد و رہ

(i) ہائے ضمیر : وہ حا جو اسم ظاہر کی وجہ استعمال ہوتی ہے وہ ہائے ضمیر کہلاتی ہے۔ مثلاً عَلَيْهِ

ہائے ضمیر کا اعراب : ہائے ضمیر مضموم یا مكسور ہوتی ہے مفتوح نہیں ہوتی۔ مكسور ہونے کی صورت : ہاسے پہلے اگر کسرہ یا یا یا ساکنہ ہو تو ہائے ضمیر مكسور ہوگی مثلاً بِہِ، عَلَیْہِ

نوٹ : اس قاعدے سے چار کلمات مستثنی ہیں۔ (دو جگہ مضموم ہوگی اور دو جگہ ساکن ہوگی) (۱) وَمَا أَنْسَانِيهُ (۲) عَلَيْهِ اللَّهُ (۳) أَرْجَهُ (۴) فَالْقِهُ

مضموم ہونے کی صورت : ہائے ضمیر سے پہلے اگر ضممه یا فتحہ یا یا یا

ساکنہ کے علاوہ اور کوئی ساکن حرف ہو تو ہائے ضمیر مضموم ہو گی۔

**مثلاً إِسْمُهُ، لَهُ، مِنْهُ**

**نوٹ:** مگر اس قاعدے سے ایک کلمہ مستثنی ہے۔ وَيَتَّقِهُ

**مدّہ کرنا:** بعض اوقات ہائے ضمیر کے ضمہ کو ضمہ اشایی سے اور کسرہ کو کسرہ اشایی سے بدل دیتے ہیں۔

**قاعدہ:** اگر ہائے ضمیر کا ما بعد اور ما قبل دونوں متحرک ہوں تو ہائے ضمیر کی حرکت کو کھینچ کر پڑھیں گے یعنی مدّ کریں گے مثلاً وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَرَسُولُهُ أَحَقُّ

**نوٹ:** اس قاعدے سے ایک کلمہ مستثنی ہے۔ يَرْضَهُ لَكُمْ

**مدّہ نہ کرنا:** قاعدہ: ہائے ضمیر کے ما قبل یا ما بعد میں سے کوئی حرف ساکن ہو تو ہائے ضمیر میں مدّ نہ ہو گا۔ مثلاً مِنْهُ، لَهُ الْمُلْكُ  
مگر اس قاعدے سے ایک کلمہ مستثنی ہے۔ فِيهِ مُهَا نَا

(ii) **ہائے سکته:** کلمے کے آخر میں وہ ”ھاء“ جو کلمے کی آخری حرکت کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے اس کا کوئی معنی نہیں ہوتا اسے ہائے سکته کہتے ہیں۔ یہ وقاً و صلّ ساکن پڑھی جاتی ہے۔ پورے قرآن مجید میں نوکلمات کے آخر میں ہائے سکته کا اضافہ کیا گیا ہے وہ کلمات یہ ہیں۔

(ا) لَمْ يَتَسَبَّهُ (ii) مَالِيَّةُ (iii) سُلْطَانِيَّةُ (iv) مَاهِيَّةُ (v) فَبِهُدَاهُمُ اقْتِدُهُ

(vi) حِسَابِيَّةُ (دومرتہ) (vii) كِتَابِيَّةُ (دومرتہ آیا ہے)

**نوٹ:** سورہ بقرہ میں لَمْ يَتَسَبَّهُ۔ سورہ انعام میں فَبِهُدَاهُمُ اقْتِدُهُ۔ سورۃ الحلقۃ میں دو جگہ کِتَبِیَّہ دو جگہ حِسَابِیَّہ اور مَالِیَّہ اور سُلْطَانِیَّہ اور سورۃ القارعہ میں مَاهِیَّہ

(iii) **ہائے تانیث**: جو اسم واحد مونث کے آخر میں لاحق ہوتی ہے اور علامت تانیث ہوتی ہے یہ صل میں تا پر گھی جاتی ہے اور وقف میں ہائے ساکنہ سے بدل جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے ہائے تانیث کہتے ہیں۔

مثلاً جَنَّةٌ سے حالت وقف میں جَنَّهُ اور الْحُطَمَةِ سے حالت وقف میں الْحُطَمَةُ

## سوالات سبق نمبر ۶۳

- ۱۔ بنیادی طور پر ہائی اقسام بیان فرمائیں اور ہر ایک کی تعریف کریں۔
- ۲۔ ہائے زائدہ کی کتنی اقسام ہیں؟ سب کے نام تحریر کریں اور ہر ایک کی تعریف مثالوں کے ساتھ بیان کریں۔
- ۳۔ ہائے ضمیر کب مضموم ہو گی مثالیں دے کروضاحت کریں اور اس قاعدے سے کتنے اور کون کون سے کلمات مستثنی ہیں؟
- ۴۔ ہائے ضمیر میں کہاں کہاں مدد کیا جائے گا اور کہاں نہیں کیا جائے گا بیان فرمائیں اور اس قاعدہ سے جو کلمات مستثنی ہیں وہ بھی بیان فرمائیں۔



## سبق نمبر ۲۲

### ہمزہ کا بیان

بنیادی طور پر ہمزہ کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں۔

۱۔ ہمزہ اصلی      ۲۔ ہمزہ زائدہ

(۱) **ہمزہ اصلی** : اس ہمزہ کو کہتے ہیں جو حروف اصلیہ کے مقابلے میں آئے۔

مثلاً أَمْرٌ بِرُوزِنْ فَعَلَ

(۲) **ہمزہ زائدہ** : ہمزہ زائدہ اس کو کہتے ہیں جو حروف اصلیہ کے مقابلے میں نہ

آئے۔ مثلاً أَكْرَمٌ بِرُوزِنْ أَفْعَلَ

### ہمزہ زائدہ کی اقسام

۱۔ ہمزہ وصلی      ۲۔ ہمزہ قطعی

(۱) **ہمزہ وصلی** : وہ ہمزہ ہے جو ابتدائے کلام میں پڑھا جائے لیکن وصل کلام میں حذف ہو جائے۔ جیسے الْعَالَمِينَ میں ہمزہ وصلی ابتدائے کلام کی صورت میں پڑھا گیا اور رَبُّ الْعَالَمِينَ یہاں ہمزہ وصلی کلام میں حذف ہو گیا۔

### ہمزہ قطعی کی اقسام

ہمزہ قطعی کی تقریباً ۱۹ اقسام ہیں۔ ہمزہ قطعی اسماء، افعال اور حروف تینوں میں پایا جاتا ہے اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

**اسماء میں ہمزہ قطعی**

(i) همزة الاعلام (ii) اسم تفضيل كا همزہ (iii) جمع مكسر کا همزہ

(i) **همزة الاعلام:** قرآن مجید میں بھی (غیر عربی) اسماء ذکر کئے گئے ہیں ان کے شروع میں آنے والا همزہ، همزة الاعلام کہلاتا ہے۔ یہ همزہ مکسور ہوتا ہے وہ اسماء درج ذیل ہیں۔ (۱) ابراہیم (۲) اسماعیل (۳) اسحاق (۴) ادريس (۵) الیاس (۶) انجلیل (۷) اسرائیل (۸) ابلیس وغیرہ

(ii) **اسم تفضيل کا همزہ:** جیسے أَضْرِبْ - أَكْرَمْ وغیرہ یہ همزہ بھی همزہ قطعی ہوتا ہے۔

(iii) **جمع مكسر کا همزہ:** جمع مكسر کا همزہ بھی قطعی ہوتا ہے۔ جیسے أَشْرَافْ - أَخْبَارْ وغیرہ

### افعال میں همزة قطعی

(v) **باب افعال کی ماضی کا همزہ:** جیسے أَكْرَمْ، أَخْسَنْ وغیرہ کا همزہ

(vi)  **فعل مضارع کے صیغہ واحد متکلم کا همزہ:**

مثلاً أَضْرِبْ ، أَفْتَحْ

(vii) **فعل تعجب کا همزہ:** مثلاً مَا أَضْرَبَهُ

### حروف کا همزہ قطعی

لام تعریف کے سواتمام حروف کا همزہ قطعی ہوتا ہے۔ جیسے

(viii) **همزة استفهام:** مثلاً أَكَفَرَتْ

(ix) **حروف ندا کا همزہ:** مثلاً أَعْبَدَ اللَّهَ

(x) **حروف مشبه بالفعل کا همزہ:** مثلاً إِنْ ، أَنْ وغیرہ

## ہمزہ و صلی کی اقسام

ہمزہ و صلی کی مندرجہ ذیل تقریباً پانچ اقسام ہیں۔

- (۱) اسمائے مصادر کا ہمزہ
  - (۲) اسمائے غیر مصادر کا ہمزہ
  - (۳) فعل امر حاضر کا ہمزہ
  - (۴) فعل ماضی کا ہمزہ (بابِ افعال کی ماضی کے علاوہ)
  - (۵) لام تعریف کا ہمزہ
- (۱) **اسمائے مصادر کا ہمزہ:** ایسے اسماء جن سے افعال مشتق ہوتے ہیں۔  
کل سات ابواب ہیں جن کے مصادر کا ہمزہ و صلی ہوتا ہے۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔	اقتعال	امتحان (آزمانا)
۲۔	استقعاد	استھنار (مد طلب کرنا)
۳۔	الفعال	النَّظَار (پھٹنا)
۴۔	افعال	احمرار (سرخ ہونا)
۵۔	افعیال	ادھیمام (سیاہ ہونا)
۶۔	افعیوال	احشیان (کھردرا ہونا)
۷۔	إفْعَوْال	إجْلَوَاز (دوڑنا)

- (۲) **اسمائے غیر مصادر ہمزہ:** ایسے اسماء جن سے افعال مشتق نہ ہوں۔  
ایسے اسماء سات ہیں جن کا ہمزہ مکسور ہتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

- (۱) اُنْثَى (۲) إِنْسُم (۳) إِنْتَة (۴) إِمْرَة (۵) إِمْرَأَة (۶) اثنان (اثنین)
- (۷) اثنتان (اثنتین)

- (۳) **فعل امر حاضر کا ہمزہ:** فعل امر حاضر کا ہمزہ و صلی مکسور یا مضموم ہوتا ہے سوائے باب افعال کے مثلاً اِضْرِبْ، اَنْصُرْ

## فعل امر کے همزہ کو حرکت دینے کا طریقہ

- الف) اگر فعل کے عین کلمے پر کسرہ یا فتحہ ہو تو فعل امر کا ابتدائی همزہ ہمیشہ وصلی مکسور ہو گا۔ مثلاً إفْرَا، إضْرِبْ
- ب) اگر فعل کے عین کلمہ پر ضمہ ہو تو فعل کا ابتدائی همزہ ہمیشہ وصلی مضموم ہو گا۔
- جیسے أَذْهَلُ ، أَكْثُبُ

**حروف میں همزہ وصلی :** حرف لام تعریف کا همزہ ہمیشہ وصلی مفتوح ہوتا ہے۔ مثلاً الْكِتَابُ، الْقُرْآنُ

## سوالات سبق نمبر ۲۳

- ۱۔ ابتدائی طور پر همزہ کی کتنی اقسام ہیں مع تعریف بیان کریں۔
- ۲۔ همزہ قطعی کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟
- ۳۔ باب افعال کی ماضی کا همزہ کونسا ہے؟
- ۴۔ مندرجہ ذیل الفاظ میں کونسا همزہ ہے؟
- ۵۔ الیاس، انجلیل، أَضْرِبْ، أَكْفَرَتْ، إِنْ همزہ وصلی کی اقسام بیان کریں۔
- ۶۔ وہ کون سے اسماء ہیں جن کا همزہ مکسور ہوتا ہے اور وصلی بھی ہے؟



## سبق نمبر ۲۵

### اجتماع همزتین

(دو ہمزوں کا اکٹھا ہونا)

اگر دو ہمزہ اکٹھے ہوں تو مندرجہ ذیل چار قاعدے بنتے ہیں۔

(۱) تحقیق (۲) تسهیل (۳) ابدال (۴) حذف

(۱) تحقیق: ہمزہ کو اس کے مخرج اصلی سے تمام صفات کیسا تھا ادا کرنا تحقیق کہلاتا

ہے۔ مثلاً ء آنُتُمْ

(۲) تسهیل: ہمزہ کو تحقیق اور ابدال کے درمیان پڑھنا تسهیل کہلاتا ہے۔

مثلاً ء أَلَّهُ ، ء أَعْجَمِيُّ

(۳) ابدال: دوسرے ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے مطابق حرفاً مدد سے بدلتا ابدال

کہلاتا ہے۔ مثلاً آءَ مُنُوا سے امْنُوا ، أُوْتُمَ سے أَوْتِمَ ، إِيْتُونَى سے

إِيْتُونَى

(۴) حذف: دوسرے ہمزہ کو گرا کر پڑھنا حذف کہلاتا ہے۔

إِتَّخَذْتُمْ أَصْلَ مِنْ ء إِتَّخَذْتُمْ تَهَا

جیسے ء افتَرَى عَلَى اللَّهِ ء اصْطَفَى الْبَنَاتِ ء اسْتَكْبَرَتْ کو

أَفْتَرَى عَلَى اللَّهِ اور اصْطَفَى الْبَنَاتِ اور اسْتَكْبَرَتْ

قواعد: (۱) اگر دو قطعی متحرک ہمزہ ایک کلمے میں جمع ہوں تو تحقیق و جوی ہوگی۔

نوت: مندرجہ بالا قاعدے سے ایک کلمہ مستثنی ہے۔ ء أَعْجَمِيُّ

اگرچہ اس میں دونوں ہمزہ قطعی متھرک ہیں مگر روایت حفص کے مطابق اس میں تسمیل و جوئی ہوگی۔

(۲) اگر دو ہمزہ ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ہمزہ قطعی مفتوح ہو تو دوسرا ہمزہ میں تسهیل اور ابدال دونوں جائز ہیں اس کو تسهیل جوازی کہتے ہیں مذکورہ قاعدے کی رو سے پورے قرآن مجید میں تین کلمات جھوٹے ہیں۔

## آللہ سورة یونس و نمل دوچکہ

## آللَّذِكَرِيْنَ سُورَة اَنْعَام دُوْجَه

## آلئنَ سورة يس دوچکه

(۳) اگر دو ہمزہ ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا قطعی مفتوح اور دوسرا اصلی مکسر ہو تو دوسرے ہمزہ کو حذف کر دیگے یہ مذکورہ بالاقاعدے پورے قرآن پاک میں سات جگہوں پر جاری ہوئے ہیں۔

(١) اَتَخْذَلُمْ تَهَا اَتَخْذَلُمْ اَصْلِ مِنْ

(۲) أَسْتَغْفِرُكُمْ أَسْتَغْفِرُكُمْ أَسْتَغْفِرُكُمْ

(٣) أَطْلَعَ مِنْهَا عَاطِلٌ

(٢) أَتَخْدِنُهُمْ إِلَىٰ أَصْلِ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ فَإِنَّا نَعْلَمُ أَنَّكُمْ تَحَا

(٥) أَسْتَكِبْرُتْ اصل میں عَاسْتَكِبْرُتْ تھا

(۲) افترائی اصل میں عَافْتَرَیٰ تھا

(۷) أَصْطَافِي اُصل میں ءاَصْطَافِی تھا

## سوالات سبق نمبر ۲۵

- ۱۔ اجتماع ہمز تین سے کیا مراد ہے؟ اور اس صورت میں کتنے قاعدے بنیں گے؟ ہر ایک کی مثال دے کروضاحت کریں۔
- ۲۔ تحقیق و جوہی کب ہوگی؟ اور اس قاعدے سے کونسا کلمہ مستثنی ہے؟
- ۳۔ تسهیل جوازی سے کیا مراد ہے؟ اور قرآن پاک میں کن کن مقامات پر تسهیل جوازی ہوگی؟
- ۴۔ اگر دو ہمزہ ایک کلام میں جمع ہو جائیں جن میں سے پہلا قطعی مفتوح اور دوسرا وصل ہو تو کون سا حذف ہوگا؟ اور یہ قاعدہ قرآن پاک میں کن کن مقامات پر جاری ہوگا؟



## شَّتَّ کی بہاریں

الحمد لله الذي نهلَّ تلبيخَ قرآن و شَّتَّ کی عالکیر غیر سایی تحریک و گوتِ اسلامی کے بچے بچے مدد فی ماحول میں بکثرت شَّتیں بیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر شعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے گوتِ اسلامی کے پختہ وار شَّتیوں بھرے اجتماع میں رضاۓ الٰی کیلئے ایکی ایکھی بیٹھی بیٹھی بیٹھیوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مدد فی اجتماع ہے۔ عاشقان رسول کے مدد فی قافلتوں میں پیغامِ ثواب شَّتیوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکر و عبید کے ارشیعہ مدد فی انعامات کا رسالہ پر کر کے بر مدد فی ماہِ اکتوبر ایکی دن دن کے اندر اندر اپنے بیباں کے ذمے دار کو خوش کروانے کا معمول بنائجئے، ان شَّاتَة اللہ عز وجلَّ اس کی بُرکت سے پاہدہ شَّتَّ پشت، ٹناؤں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گوئے کا شَّتَّ ہوں گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ فتح ہنئے کر "مجھ پاپی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" ان شَّاتَة اللہ عز وجلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے "مدد فی انعامات" پُبل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "مدد فی قافلتوں" میں سفر کرتا ہے۔ ان شَّاتَة اللہ عز وجلَّ



### مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: ہمیڈ سہری سکارا، فون: 021-32203311
- لاہور: راجہ پور، پاسکے سکنگی، لاہور، فون: 042-37311679
- سرحد: یونیورسٹی ہائی ہوائی پور، سرحد، فون: 068-5571888
- سرحد: چک نیوی ہائی ہوائی پور، سرحد، فون: 041-2632625
- سرحد: چک نیوی ہائی ہوائی پور، سرحد، فون: 0244-4382145
- سرحد: یونیورسٹی ہائی ہوائی پور، سرحد، فون: 058274-37212
- سرحد: یونیورسٹی ہائی ہوائی پور، سرحد، فون: 071-5619195
- سرحد: تیکلی، ہالی سہری، سرحد، فون: 061-4511192
- سرحد: یونیورسٹی ہائی ہوائی پور، سرحد، فون: 065-42256653
- کوئٹہ: کوئٹہ ایکٹل اوپن سہری، ایکٹل ایکٹل، کوئٹہ، فون: 044-2580787
- کوئٹہ: گرین ہائی سہری، ایکٹل ایکٹل، کوئٹہ، فون: 048-0007128

**مکتبۃ المدینہ** فیضان مدینہ، محلہ سودا گران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)  
(۰۲۱-۳۴۹۲۱۳۸۹-۹۳) فون: Ext: 1284

Web: [www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net) / Email: [ilmia@dawateislami.net](mailto:ilmia@dawateislami.net)